ہندوپاک
کی
جڑی بوٹیاں
اور اُن کے
عجیب و غریب
فوائد
استاد الحکماء حکیم محمد عبداللہ
پنڈت کرشن کنور دت شرما
اعجاز پبلشنگ ہاؤس
کوچہ چیلان، دریا گنج نئی دہلی ۲

ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں

اور ان کے

عجیب و غریب فوائد

مکمّل پانچ حصّے

مع رنگین تصاویر

جلد ۲

حکیم محمد عبداللہ

پنڈت کرشن کنور دت شرما

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

۲۸۶۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ ۲

فون : ۳۲۵۳۲۶۸

طَبِیبوں اَوْر غَیْر طَبِیبوں کے لئے یکساں مُفِید

استاذ الحکماء حکیم محمد عبداللہ کی شہرہ آفاق تصنیف

کنز المرکبات

قرابادینی نسخہ جات کے موضوع پر بیسوں صدی کی

اہم کتاب

خصوصیات:

(۱) طویل و عریض نسخہ جات کی بجائے عمدہ عمدہ نسخہ جات جو پڑھتے ہی ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

(۲) ہندوپاک کے مایہ ناز دواخانوں کے مجرب اور اہم نسخہ جات جو لاکھوں مریضوں پر استعمال کیے جا چکے ہیں۔

(۳) نفیس، لذیذ، خوش رنگ، خوش ذائقہ ادویات کا دلفریب و روح نواز مرقع

(۴) ہر دوا کی مقدار خوراک نہایت قلیل ہے جسے ہر نازک طبع شخص استعمال کر سکتا ہے۔

(۵) تمام نسخہ جات نہایت آسانی سے تیار ہو جانے والے ہیں۔

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سو روپے

اعجاز پبلیشنگ ہاؤس

۲۸۶۱، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

پیچیدہ پیچیدہ نسخہ جات

فہرست

سنیاسی طب کے حیرت انگیز معجزات

ایک عام درخت کی راکھ کا کرشمہ تاحیات بال پیدا نہ کرنے کا انمول نسخہ

ملک فتح محمد صاحب فاروق گنج لاہور

کوئی نو ماہ پیشتر کا ذکر ہے کہ میں نے اپنے ایک دوست کے پاس "عمر بھر بال نہ پیدا کرنے کی دوائی" دیکھی۔ جو انہوں نے ایک دوا فروش کمپنی کے ہاں سے منگوائی تھی۔ لیکن اس دوا نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ کوئی ایسی دوا معلوم کرنی چاہیئے جس کے استعمال سے بال عمر بھر نہ اُگنے پائیں۔ اس مقصد کے لیے میں نے کئی طبی اور صنعتی کتب و رسائل کا بغور مطالعہ کیا۔ کئی نسخہ جات آزمائے جن میں سے اکثر غلط اور بے حد مضر ثابت ہوئے۔ باقی کے استعمال سے کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ نتیجہ ڈھاک کے تین پات ہی رہا لیکن میں نے ہمت نہ ہاری۔ جوئیندہ یابندہ۔ آخر کار رب العزت کی مہربانی سے ایک بالکل بے قیمت سنیاسی جڑی ہاتھ لگی۔ یہ جڑی بوٹی نایاب نہیں ہے ہر حصہ ملک میں بکثرت اگتی ہے اور اس قدر عام کہ بچہ بچہ جانتا ہے۔ یہ عام ملنے والی حیرت انگیز فوائد کی حامل بوٹی ڈھاک کا درخت ہے

اس عام ملنے والی جڑی کے فوائد اور بھی ہوں گے مگر مجھے تو ایک ہی قیمتی راز معلوم ہے جسے میں نے تجربہ کی کسوٹی پر سولہ آنے درست پایا ہے۔ اور جسے ایڈیٹر آبحیات (جو میرے خاص محسن ہیں) کی خاطر افشاء کرتا ہوں

اس لاثانی اور مفت میں بن جانے والے نسخہ کو "تہذیب مغرب کے پرستار" حرز جاں بنائیں۔ اس میں ایک خاص خوبی یہ ہے کہ دوائی تیار کرنے کے لیے کسی خاص موسم کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ ہر موسم میں بآسانی مفت تیار کر سکتے ہیں

جڑی بوٹی کا کرشمہ ۱۔ ڈھاک کی لکڑی لے کر راکھ بنالیں۔ پھر اس میں پانی ملا کر اس جگہ پر ملیں۔ جہاں کے بال اُڑانے مطلوب ہوں۔ بال مُردہ ہو جائیں گے۔ پھر ان کو موچنا سے اکھیڑ لیں۔ اور وہاں پر

مندرجہ ذیل لیپ کر دیں۔ تین چار یوم اس عمل کو دہرائیں ان شاء اللہ بالوں کا اگنا موقوف ہو جائیگا اگر اُگ آئیں۔ تو پھر سات مرتبہ استعمال کریں عمر بھر بال نہ اگیں گے۔
لیپ یہ لیپ یہ ہے اونٹ کی مینگنیاں جلا کر خاکستر بنالیں۔ پھر اس میں اس قدر سرکہ ڈالیں کہ پتلا سا لیپ بن جائے۔ یہ ہے مفت میں بننے والا اکسیری نسخہ

نوٹ:۔ اس کتاب کے حصہ اول میں بھی اسی مطلب کا ایک مفرد جزو کا نسخہ جناب موتی رام روپ صاحب ورمن کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ اسے بھی دیکھ لیا جائے اور اس کے ساتھ میں نے جو نوٹ دیا تھا اسے بھی ملاحظہ کر لیا جائے ___ ایڈیٹر

وہ بوٹی جس سے سالم انڈا گل جاتا ہے:

میرے سامنے ایک صاحب نے اس ترکیب سے انڈا پکایا تھا جس سے انڈا چھلکے سمیت گل گیا تھا۔ میں نے خود یہ انڈا کھایا تھا۔ بہترین مقوی باہ و مقوی جسم ہے۔
ترکیب:۔ کوکن کھٹائی جو علاقہ جودھ پور، دہلی، میرٹھ، دہرہ دون کی طرف عام ملتی ہے۔ اور چٹنی بنانے میں استعمال کی جاتی ہے۔ دس تولہ لے کر نصف سیر پانی میں ڈال کر جوش دیں تین چار انڈے بھی اس پانی میں ڈال دیں چند منٹ جوش آنے کے بعد انڈے میں سوئی چبھو کر دیکھیں اگر سوئی اندر چلی جائے تو تیار سمجھیں۔ ہر ایک انڈے کے چار چار ٹکڑے کر کے شہد میں ڈال کر محفوظ رکھیں تین دن کے بعد استعمال کریں۔ ایک ایک ٹکڑا روزانہ نہار منہ استعمال کر لینا کافی ہوگا۔ بہترین شے ہے

ڈاکٹر جسونت سنگھ مہتہ ایم۔ ڈی۔ ایچ

میرا ذاتی تجربہ:

رسالہ آب حیات ماہ جون ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۳۵ پر زیر عنوان "وہ بوٹی جس سے سالم انڈا گل جاتا ہے" پڑھا۔ اور آپ کا نوٹ بابت توجہ ناظرین بھی دیکھا۔ اس مقصد کے لیے جس بوٹی کا مجھے علم ہے وہ "کوکن کھٹائی KOKAN کے نام سے مشہور ہے کوئی نایاب یا کمیاب چیز نہیں ہے ترکیب یہ ہے:۔ تقریباً ڈھائی تولہ کوکن کھٹائی اور ایک عدد بیضہ مرغ دیگچی میں ڈال کر حسب ضرورت پانی ڈال دیں۔ اور اتنی دیر جوش دیں جتنی دیر میں انڈا پختہ ہو جاتا ہے۔ بس اتار لیں۔ انڈے کا چھلکا

مثل کپڑے کے نرم ہو جائے گا۔ تقویت باہ کے لیے اس ترکیب سے تیار کیا ہوا انڈا میرے تجربہ میں کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ اس بوٹی کے علاوہ شاید اور کوئی بوٹی ہو۔ جو انڈے کو گلابی دیتی ہو اور مقوی باہ بنادیتی ہو اس کا مجھے علم نہیں۔ فقط

حکیم سید قائم حسین
مالک دواخانہ کنز المجربات (رجسٹرڈ) دہلی

سانپ کاٹے کی لاجواب بوٹی

ریکھی کے تین تحفے:

(از قلم جناب وئید رام رچھپال صاحب ریکھی ——— راج پورہ)

جہاں کثرت سے کریر کے درخت ہوتے ہیں وہاں یہ بیل عام ملتی ہے۔ جسے گوگر بیل کہتے ہیں۔ یہ درخت کریر پر بہت چڑھتی ہے۔ اس کا دوسرا نام چاندیلہ بیل ہے۔ فقرا اسکو نیتا بیل بھی کہتے ہیں برگ مشابہ برگ موتیا کے مگر خاردار۔ پھول بشکل پھول کیکر کے ہوتا ہے جس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اور پھل برنگ سرخ چنے کے برابر ہوتا ہے جس کی نوک پر ایک چھوٹا سا خار ہوتا ہے۔ جو مشابہ نیش عقرب کے معلوم ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کھود کر نیچے سے گرہ جو شلغم جیسی ہوگی نکال لیں۔ جس کا رنگ سرخ اور مزا نہایت ہی تلخ ہوگا۔ اگر زبان پر لگائیں۔ تو دو تین گھنٹہ تک زبان صاف نہیں ہوتی۔ اگر یہ گرہ ایک پاؤ سے دو سیر تک ہوتی ہے۔ بلکہ بہت پرانی بیل کی جڑ تین چار سیر تک ہو جاتی ہے گرہ کے اوپر سے سرخ پوست اتار کر اندر کے مغز کو گھوٹ کر پانی نکال لیں۔ اس پانی کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوگا۔ حفاظت سے رکھیں۔

یہ پانی سانپ کے زہر کا تریاق ہے۔ اگر کسی کو زہریلے سانپ نے کاٹا ہو تو چھ ماشہ پانی پلا کر دو تین رضائی یا گرم کپڑے مریض کے دے دیں۔ پانچ منٹ میں بے حد پسینہ جاری ہو کر قے شروع ہو جائے گی۔ جس کی رنگت پہلے سبز پھر سرخ ہوگی۔ تمام زہر خارج ہونے پر قے خود بخود بند

ہوجائے گی۔ اور اسی دوران میں ایک برف جیسا سفید رنگ کا پاخانہ بھی خارج ہوگا۔ پس جب پاخانہ ہوچکے تو فوراً پانچ تولہ گھی کو آدھ پاؤ دودھ میں ملاکر مریض کو پلادیں۔ اور کپڑا دے کر سلادیں۔ ۱۲ گھنٹہ تک نیند کا غلبہ رہے گا۔ بعد ازاں کلی طور پر شفا ہوجاتی ہے۔

قسمت میں ہو تو سونا بنا لیجیے :

آب سرخ بیخ گوگریل ۔ شورہ[۲] قلمی ۔ نوشادر[۳] ۔ پھٹکری[۴] گلابی ۔ سوڈا[۵] آبائی کارب ۔ چونا[۶] سفید سب اشیاء نصف نصف سیر ۔ گندھک[۷] آملہ سار ۷ تولہ ۔ پیاز[۸] صحرائی ۱ سیر ۔ کشتہ توتیا سفید[۹] ۲ تولہ

پہلے نمبر ۲ سے ۶ کو آٹھ سیر پانی میں تین روز بھگو کر چوتھے روز مقطر کریں۔ اور ہانڈی گل حکمت شدہ میں ڈال کر اس کے منہ پر باریک کپڑا باندھ دیں۔ اور رکھیں۔ پھر نمبر ۷، ۸ کو خوب گھوٹ کر قرص بنا کر ہانڈی کے کپڑے پر رکھ دیں۔ اور پیالہ گلی دیکر چاروں طرف سے آرد ماش لگا کر بند کردیں۔ پھر چولھے پر رکھ کر نیچے بیری کی لکڑی کی نرم نرم آنچ شروع کریں۔ دو پہر تک آگ جلانے کے بعد پیالہ اٹھا کر قرص کو بدل دیں۔ یعنی نیچے کی طرف اوپر کو اور اوپر کی نیچے کو کردیں۔ اور پیالہ دے کر بند کرکے بدستور آگ جلاتے رہیں۔ چار پہر پورے ہونے پر چولھے کی سب آگ نکال دیں۔ ہانڈی کو چولھے پر پڑا رہنے دیں۔ صبح کو کھول کر دیکھیں۔ تو تمام گندھک کپڑے میں سے نکل کر ہانڈی میں ٹکیہ بن چکی ہوگی (خیال رہے کہ آگ کی کمی بیشی سے بعض اوقات ٹکیہ نہیں بنتی تو اس وقت چند منٹ آگ پہ ہانڈی کو کھلے منہ رکھ دیں۔ اگر اس میں کچھ پانی ہوگا۔ تو وہ خشک ہو کر ٹکیہ بن جائے گی) بس اس کو نکال کر کھرل میں ڈال کر نمبر ۹ کو ملا کر ہمراہ پانی بیخ گوگریل مذکور (یعنی دوائی نمبر ۱) سحق کرنا شروع کریں۔ جبکہ تمام پانی ختم ہوجائے تو جنگلی بیر کے برابر نوکدار گولیاں بنا کر سایہ میں رکھ کر خشک کریں (یہ آٹھ روز میں پوری خشک ہوجاتی ہیں) اور آتشی شیشی میں ڈال کر بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں۔ یہ تیل سرخ رنگ کا شہد کی طرح گاڑھا ہوگا اس کو حفاظت سے رکھیں۔ ایک رتی کو ایک تولہ تانبہ یا چاندی پر طرح کریں ۔ جو کچھ بنے گا آپ کو خود معلوم ہوجائے گا

کشتہ توتیا سفید باوزن :

دو تولہ توتیا کو تین روز تک شیرانجیر صحرائی میں بھگو رکھیں ۔ پھر کھرل میں ڈال کر ایک دن اسی کے دودھ میں کھرل کر کے غلولہ بنائیں اور سنا کے ½ سیر تازہ پھل لے کر گھوٹ کر نغدہ بنا کر اس میں غلولہ توتیا رکھ کر تین مرتبہ گل حکمت کر لیں ۔ جب اچھی طرح خشک ہو جائے تو ۲ تولہ اوپلہ کے انگاروں میں رکھ دیں ۔ سرد ہونے پر نکال لیں ۔ کشتہ برنگ سفید اور باوزن ہوگا ۔ محض ایک دو رتی کم نکلے گا ۔ جو حق الناس ہے ۔

نوٹ :۔ یہ نسخہ ایک عامل کا عطیہ ہے ۔ مجھ کو اب تک نہ تو گوگر بیل ملی ہے اور نہ اس طرف سنا ہوتی ہے ۔ اس لیے میں تو اسے نہیں بنا سکا ۔ جن کو مذکورہ دونوں اشیاء مل جائیں وہ ضرور تیار کریں ۔ سولہ آنے صحیح ہے ۔ شک وشبہ کی اس میں گنجائش نہیں ہو بلکہ بنگر اور ملتان میں کریر عام ہوتے ہیں ۔ اس لیے اس بیل کی تلاش وہاں کے رہنے والوں سے کرائی جائے ۔ میرے علاقہ میں نہیں ہوتی ۔

میرے چار تجربات

عالی جناب حکیم این ۔ ایل صاحب ~~سوتی~~ شمس الحکما لدھیانہ

بیماری کا پتہ آپ لگائیے علاج ہم بتائے دیتے ہیں :

جو کچھ میں لکھتا ہوں وہ میرا آزمودہ ہے ۔ گویا تجربے کی کسوٹی پر رکھنے سے سو فی صدی ٹھیک ہے

ایک دفعہ تقریباً پانچ سال کا عرصہ ہوا ۔ یہ دل میں آئی کہ آموں کا موسم وطن چل کر گذاریئے میرا وطن تو دراصل بوڑیہ ہے ۔ مگر چونکہ والد صاحب آٹھ سال ہوئے داغ جدائی دے گئے ۔

میرا دل اس جگہ جانے کے لیے ہرگز نہیں چاہتا علاوہ ازیں اس لیے بھی کہ میرا اور کوئی رشتہ دار وہاں نہیں ہے۔ البتہ جگادھری میں میری ہر دو سُسرالیں اور حقیقی چچا اور دیگر رشتہ دار ہیں اس لیے میں جگادھری ہی چلا گیا۔ جب میں جگادھری جاتا ہوں۔ اسی وقت سے مریض میرے پاس آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

ایک روز شام کا وقت تھا۔ پانچ سات دوست اور کچھ مریض میرے پاس جمع تھے اتنے میں ایک مریض میرے سامنے آیا۔ اور یوں گویا ہوا۔ کیوں حکیم صاحب! امیروں کا ہی علاج کرتے ہو یا غریبوں کی بھی سُن لیتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں غریبوں کا خدمت گار ہوں۔ امیروں کا تو بھاڑے کا ٹٹو ہوں۔ اس نے کہا میری حالت دیکھو ذات کا کہار ہوں۔ اس بیماری کے باعث میرے لڑکے نے مجھے گھر سے نکال دیا۔ کیونکہ میں کچھ کما دھا نہیں سکتا۔ گھر گھر سے روٹی مانگ لیتا ہوں

اس کی ظاہری حالت یہ تھی کہ بازو اور ٹانگیں بمانند سلائی اور گوشت پوست بمانند کاغذ جناتی۔ پیٹ اچھا ڈھول جیسا، چہرہ پچکا ہوا۔ ناخن سفید۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ اس کو ننگا دیکھ کر ہیبت پیدا ہوتی تھی۔

میں نے اس کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور چند سوال کئے (۱) کیا چلتے وقت سانس چھوٹتا ہے؟ (۲) بھوک خوب لگتی ہے؟ (۳) نیند پوری نہیں آتی یا بے ہوشی کی نیند آتی ہے (۴) پینے میں کیا دکھائی دیتا ہے؟ جو جوابات اس نے دیئے ان سے مریض کے مرض کی زیادہ تصدیق ہو گئی۔

پھر وہ بولا کہ میرے پاس دارو دَوا کے لیے کوئی پیسہ نہیں ہے۔ نہ کھانا کھانے کے لیے ہے۔ اتنے میں وہاں سینکڑوں آدمی جمع ہو گئے، میں نے کہا کہ جس چیز سے میں کہوں گا پرہیز کرو گے۔ مرض جڑ سے اُڑ جائے گا۔ اور ایک مہینہ میں گھوڑے کی طرح چست اور تندرست جسم بن جاؤ گے۔ اس نے کہا میں پرہیز کروں گا۔

علاج: میں نے کہا کہ میرے چچا کندن لال بہادر مل کے باغ میں چلا جا۔ اور وہاں ایک پرانی بہت بڑی جامن کھڑی ہے۔ اس کے نیچے بیٹھ جا۔ ہر روز پیٹ بھر کر جتنی جامن کھائی جائیں کھا

نہ روٹی کی ضرورت نہ پانی کی حاجت۔ نہ دارو دوا کی لاگت جب موسم ختم ہو جائے۔ وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر آجاتا۔ ورنہ تمام فصل اسی درخت کے نیچے پڑے رہنا۔

اس بندہ خدا نے ایسا ہی کیا۔ بہت سے لوگوں نے تو اس کا مخول اڑایا۔ مگر وہ اسی طرح رات دن اس جامن کے نیچے پڑا رہتا تھا۔ خوب پیٹ بھر کر جامنیں کھاتا رہا۔ دست بہ روزہ دو چار آتے تھے۔

میں تو موسم ختم ہونے سے پیشتر لودھیانہ آگیا۔ مگر اس نے اپنی ڈبل پریکٹس جاری رکھی۔ پھر مجھے سردیوں کے موسم میں وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ دیکھا تو وہ مریض بڑا وجیہہ۔ خوبصورت اور موٹا تازہ ہو گیا ہے۔ میرے سامنے آیا۔ میں اس کو پہچان نہ سکا۔ اس نے میرے پیروں پہ سر رکھ کر کہا۔ کہ میں وہی کہار ہوں جس کو جامنیں کھلا کر بچا دیا ہے۔

تشخیص و علاج ناظرین کے پیش نظر کرنے کے بعد اس بات کی توقع میں ان سے کرتا ہوں کہ بیماری کا نام وہ خود سمجھ لیں جو جگر سے تعلق رکھتی ہے۔

مارگزیدہ کا بہترین تریاق :

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے اپنا بستر و دیگر اسباب گھر پر جا کر ٹھیک طور پر رکھا بھی نہ تھا کہ ایک شخص بے تحاشا بھاگا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ لالہ جادو درائے پسر لالہ جیون داس کو سانپ کاٹ گیا ہے میں نے کہا پھر؟ اس نے کہا جلدی چلیے۔ میں نے کہا کس طرح اور کہاں کاٹا؟ جواب ملا کہ وہ اپنی دوکان کی آستانہ پر کھڑے ہوئے انگڑائی لے رہے تھے۔ دونوں ہاتھ اوپر حسب دستور جیسا کہ انگڑائی لیتے وقت اٹھاتے ہیں۔ اٹھائے ہوئے تھے۔ دروازے کی چھت میں سانپ لٹک رہا تھا۔ فوراً اس نے چھنگلی پر کاٹ کھایا۔ آپ مہربانی کر کے جلدی چلئے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور فوراً بازو پر بند بندھوا دیا۔ اور ان سے کہا کہ فوراً آدھ سیر کچا دودھ گائے کا مہیا کرو۔ اور میں گھر جاتا ہوں گھر پر آ کر میں نے ایک بوٹی کی جڑ کا تیسرا حصہ لیا

اور کونڈی میں رگڑا اتنے میں دودھ بھی پہنچ گیا۔ پھر دودھ ڈال ڈال کر رگڑا۔ جب دوا اور دودھ ایک جان ہو گئے میں نے بغیر کوئی چیز ملائے گلاس میں ڈالا۔ اور اس کے پاس لے گیا اور فوراً پلا دیا۔ اس وقت اس کے پاس سینکڑوں آدمی جمع تھے۔ بعض دعوے کرتے تھے کہ ہم منتر سے ٹھیک کر دیں گے۔ میں نے کہا لکھ کر دے دو۔ اگر مر گیا تم ذمہ دار ہو گے۔ خیر ایک زمانہ ساز اس نسخہ کی تاک میں تھا۔ کہ یہ کیا چیز ہے۔ مگر آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ زمانہ اخفا کا تھا۔ دوا پینے کے بعد گلاس کو اوندھا زمین پر رکھا گیا۔ مگر اس زمانہ ساز نے اس کو اٹھا کر سونگھا۔ میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ آدمی تاڑ گیا۔ خیر میں یہ کہہ کر کہ دو دو گھنٹے بعد میرے پاس آدھ آدھ سیر دودھ بھیج دیا کریں۔ دوسری بار بھی اسی طرح دوا دے دی گئی۔ تیسری بار پھر دوا دی گئی۔ میں نے بے پہچان ہونے کے لیے اس میں ذرا سی پسی ہوئی ہلدی رگڑ دی۔ اور دوا بھیج دی۔ اس میں بھی پہلے جتنی بوٹی کی جڑ رگڑی تھی۔ اور وہ زمانہ ساز اسی جگہ بیٹھا تھا۔ جب دوا کا گلاس بیمار کے پاس گیا۔ تو جناب نے پہلے دیکھ لیا۔ اور کہنے لگے ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ دو دفعہ دوا ٹھیک آئی ہے اور اب تیسری بار بگڑ گئی ہے۔ ایک آدمی میرے پاس آیا۔ کہ چلو۔ میں نے کہا کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ دوا کا رنگ بگڑ گیا ہے دوا خراب ہو گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی رنگ اس میں اگر اس وقت نہ ملایا جائے تو بالکل بدھو آدمی بھی فوراً اس کو پہچان لیتا ہے۔ میں نے اس مفسد سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو۔ تم کو کیا معلوم ہے اور کس طرح معلوم ہوا کہ دوا خراب ہو گئی ہے وہ بولا جناب اس کا رنگ بگڑ کر پیلا ہو گیا میں نے کہا کہ پہلے اس میں چار ادویات تھیں۔ دوسری بار آٹھ اور تیسری بار پندرہ ڈالی گئی ہیں۔ تب اس کا یہ رنگ ہوا اس پر وہ کھسیانہ سا رہ گیا۔ لڑکے کا چہرہ اتنا تیز سرخ ہو گیا۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ اسی روز دوپہر کے بعد انبالہ چھاؤنی سے ایک ڈاکٹر صاحب جو ان کے قریبی رشتہ دار تھے۔ آ پہنچے۔ مجھے بلایا گیا۔ فرمانے لگے کہ مجھے آپ کے بیمار کو دیکھ کر انتہا خوشی ہوئی۔ اس کی حالت بہت اچھی ہے اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں ذرا سی میگنیشیم پوٹاس انگلی پر باندھ دوں میں نے کہا ہرگز نہیں۔ میری دوا کا یہ اثر ہے۔ جو میں نے پلائی ہے یہ تمام جسم کے خونی رگ و ریشہ میں پہنچ گئی ہے اور جہاں جہاں سانپ کے زہر نے اثر کیا ہے۔ وہاں وہاں سے اس زہر کو

سیٹ نکالے گی۔ اور جس جگہ سانپ نے کاٹا ہے اسی زخم میں سے باہر تمام زہر جو بیس گھنٹے کے اندر ٹپکا دے گی۔ اس پر وہ اصرار کرنے لگے میں نے پھر کہا۔ کہ یہ بڑا خوبصورت نوجوان ہے اس میں کوئی کج نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ زہر اندر یا زخم کے اوپر آکر جم جائے اور انگلی گل جائے

مگر ڈاکٹر صاحب نے نہ مانا آخر میگنیشیم پوٹاس زخم پر بندھوا دی گئی۔ تیسرے روز ڈاکٹر صاحب آئے۔ مجھے بلایا گیا۔ انگلی کھولنے لگے۔ دو پلیٹ دھاگے کے کھولے ہوں گے کہ انگلی جڑ سے زمین پر گر پڑی۔ کیونکہ اس زہر نے جو تمام جسم سے باہر آتا تھا۔ زخم پر آکر بندھا ہونے کے سبب انگلی کو گلا دیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب اور اس کے رشتہ دار بہت پشیمان ہوئے۔

میں نے اس بوٹی کو تقریباً تیس جگہ آزمایا۔ بالکل سولہ آنے ٹھیک نکلی۔ اور سنیئے یہ بوٹی ہر جگہ۔ ہر بازار۔ ہر شہر۔ ہر گاؤں میں ملتی ہے سستی اتنی کہ چند پیسے میں بیسیوں مار گزیدہ کو بالکل راضی کر لیں۔ وہ شخص جو سانس چھوڑ بیٹھے تھے۔ بے ہوش تھے۔ دوا منہ میں ٹپکائی۔ اندر گئی۔ کایا بدل گئی۔ ہ سنگھانے کی ضرورت نہ لگانے کی ضرورت۔

نسخہ ما تریاق :- لسن کی پوری گٹھی کے تین حصے کر لو۔ اور اسی طرح استعمال کرو۔ دیکھئے سو فی صدی ٹھیک اترتی ہے یا نہیں۔

نوٹ :- جس نے یہ بوٹی مجھے بتلائی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس کا معاوضہ کچھ نہ لینا۔ البتہ مار گزیدہ کے نیچے جو کپڑا۔ چٹائی وغیرہ ہو وہ تمہارا حق ہے مگر میں نے تو کوئی چیز آج تک عوضانہ نہیں لیا۔

ملاحظہ :- اس نسخہ میں چند ایک باتیں تفصیل طلب تھیں۔ میں نے حکیم صاحب سے ان کے متعلق دریافت کیا۔ جن کا جواب دیا گیا۔

لسن کی بعض گرہیں یعنی مکمل جڑیں دو تولہ ڈھائی تولہ کے قریب ہوتی ہیں۔ بعض جو کم درجہ رکھتی ہیں۔ پانچ ماشہ کی صرف ایک پوتھیہ بعض اوسط سوا تولہ۔

مگر ان سب پر بہتر صورت ۱½ تولہ کی گٹھی ہے جس کی چھ چھ ماشہ کی تین خوراک ٹھیک ہیں دوم آج تک کسی کو قے نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک قسم کا نشہ اور جوش معلوم ہوتا ہے خوراک

۴۸ گھنٹے میں دودھ دہی آمیختہ شیریں کردہ دیئے جاتے ہیں۔ بند تیسرے دن صبح کھولا جاتا ہے

بچھو کاٹے کا تریاق:

کنگھی بوٹی کا باوجود دافع دیگر امراض کے میں نے بچھو کاٹے پر ہزار ہا بار تجربہ کیا۔ سو فی صدی ٹھیک نکلا۔ تھوڑی سی بوٹی توڑ کر ہاتھ پر مسل کر کر گژدم گزیدہ جگہ پر مل دیجئے۔ ٹھیک دو منٹ کے بعد پوچھئے۔ کہ کیا حال ہے۔ جواب اثبات میں ہوگا احباب کو چاہیئے کہ پانی نکال کر شیشی میں ڈال کر رکھ چھوڑیں۔

جریان کا شرطیہ علاج

پھل کا پھل، دوا کی دوا:

مدت گزر گئی۔ زمانے نے بہت پلٹے کھائے۔ لیکن ایک واقعہ یاد میرے دماغ میں ابھی تک تازہ ہے۔ میں جونیر سپیشل کلاس ہائی سکول جگادھری میں پڑھتا تھا جب چار بجے شام کو چھٹی ہوئی ہم اپنے گھر کو روانہ ہوئے۔ رستے میں میں نے بیس آدمی کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک بولا۔ بھائی اس شہر میں نہ کوئی حکیم ہے نہ وئید ہے سینکڑوں روپیہ میں نے سات سال کے عرصہ میں خرچ دیا۔ مگر مجھ کو مطلق آرام نہیں ہوا۔ ڈاکٹر رمانند کی دوا بھی دو دفعہ کھا چکا ہوں۔ مگر کچھ نہیں ہوتا۔

اسی طرح سب اپنے اپنے رونے رو رہے تھے۔ میں پاس ہی کھڑا تھا۔ میں نے دریافت کیا۔ بھائی تم کو کیا بیماری ہے۔ اس نے کہا تم بچے ہو۔ جاؤ ایسی ویسی باتیں نہیں سنا کرتے۔ میں نے پھر تکرار کی جس پر وہ بولا۔ یہ تمہارا سکول کا سبق نہیں ہے۔ یہ تو بیماریوں کے اذکار ہیں۔ میں نے پھر کہا کہ بتاؤ تو سہی تم کو کیا بیماری ہے۔ ایک آدمی نے پاس سے کہا ارے یہ بچہ جانتا ہے۔ میں نے کہا سیدھا کیوں نہیں بولتا۔ کہ جریان ہے۔ ایک نے کہا کہ تم جریان کو جانتے ہو

میں نے کہا میں سب جانتا ہوں۔ مگر یہ تو کہتا ہے کہ شہر میں سے سب حکیم وید مر گئے۔ دیکھو تو یہاں
پر لونڈے میاں جی کتنے مشہور آدمی ہیں۔ اپنے زمانے کے یکتا ہیں۔ وُہ کہنے لگا۔ میں ان کی دوا بھی
دو ماہ متواتر کھا چکا ہوں۔ مگر آرام نہیں ہوا۔ ایک سنیاسی نے کشتہ قلعی پارہ والا دو رتی مرگانگ
سادہ ایک رتی۔ کشتہ بیخ مرجان ایک رتی۔ کشتہ صدف مروارید ی ایک رتی بالائی شیر گاؤ میں
دیا کھانے کے لیے صرف گھی کے ساتھ مسی بینی روٹی بتلائی۔ جس سے سخت قبض ہو کر جریان
بڑھ گیا۔ اس کے بعد پھر کسی حکیم کے پاس گیا۔ اس نے جلاب دیئے۔ پھر سفید موصلی والا سالم
نسخہ بمعہ کشتہ قلعی سادہ اور اسبغول کی بھوسی ملا کر کھانے کو دیا جس سے معدہ خراب ہو کر
سخت پیچش ہو گئی۔ وہ بھی چھوڑ دیا۔ البتہ کسی قدر افاقہ کیکر کے کچے سوکھے پھلوں سے ہوا تھا
مگر اس نے دوران سر پیدا کر دیا۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارا مرض بیخ و بن سے چلا جائے۔ تو دوا دارو
اور پرہیز کلی کرو گے وُہ کہنے لگا تم تو مدرسے کے لڑکے ہو۔ تم کو مرض اور دوا سے کیا
علاقہ۔ میں نے کہا تمہیں آم کھانے ہیں یا پیڑ گننے ہیں آؤ میرے ساتھ چلو۔ میں تم کو دوا دوں
وہ اور دو تین اور آدمی اس کے ساتھ ہو لیے جب شہر سے باہر آئے۔ وُہ بولے تم کہاں جا رہے ہو
میں نے کہا اپنے گھر لوٹ رہا ہوں اور دوا تم کو رستے میں سے دوں گا۔ شہر سے ایک میل
کے قریب ہمیری کنجنی کا باغ تھا۔ ہم وہاں آ کھڑے ہوئے میں کہا دیکھو اس درخت پر کیسے
پکے پھل لگے ہوئے ہیں۔ بیس اکیس پھل توڑ کر کھا لیجئے۔ اور ہر روز دس میں روز صبح آ کر کھایا
کیجئے۔ ترشی اور سرخ مرچ سے پرہیز کرنا۔ تم کو کیا تمہاری تین پشت تک کو جریان نہ ہوگا مریض
نے میری اس ہدایت پر عمل کیا۔ ازاں بعد بھی سکول سے آتے ہوئے وہ مجھے کبھی کبھی
ملا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ ایسا علاج میں نے کبھی سنا اور نہ دیکھا اس علاج سے میری دھات
پہلے ہی دن بند ہو گئی اور مثانہ کی گرمی بھی دور ہو گئی۔ میرا دل دھڑکنے سے ہٹ گیا۔ منی گاڑھی ہو گئی
وغیرہ۔ اس مدت گزرنے کے بعد ایک بار وہ پھر ۱۲ سال کے بعد مجھے ملا۔ بوڑھا ہو گیا تھا۔ میں
نے پوچھا پہچانا؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کبھی پھر تو جریان نہیں ہوا۔ اس نے مجھے پہچان کر
کہا کہ بھول کر بھی نہیں ہوا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہی دوا میں نے ایک سخت احتلام والے کو بتلائی
جسے مرض نے بالکل بوسیدہ کر دیا تھا۔ اسکو بھی احتلام پھر کبھی نہیں ہوا۔

صاحبان! وہ درخت لسوڑے کا تھا۔ جس کو سپستان کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کا ہے ہندی اور ولایتی یعنی کابلی۔ دوسرے لفظوں میں خورد و کلاں۔ میری آزمائش کلاں کی ہے۔ سو فی صدی ٹھیک ہے۔ جو حجت کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔

یہ باتیں تو ہیں بے پیسے والے کی۔ اگر کوئی پیسہ خرچنا چاہے۔ تو اس طرح کرے کہ ایک سیر لسوڑے کے پھل۔ ایک سیر کیکر کی خام پھلی۔ ایک سیر پتے برگد کے۔ تینوں کو نو سیر پانی میں تین دن بھگوئے رکھے۔ مگر پھلیوں کو پہلے جو کوب کرے۔ تین روز کے بعد چولھے پر سوار کر کے آگ دے اور چوتھا حصہ پانی رہ جانے پر مل چھان کر پھر پکائے اور اس میں شدھ سلاجیت دو تولہ۔ ورق نقرہ ایک دفتری درمیانی۔ گوند کا دودھ دو تولہ ڈال کر پکاتے رہیں۔ جب گولی بننے کے لائق ہو جائے۔ تو چنے جتنی گولیاں انگلیوں کو گھی لگا کر بنا لیجئے۔ اگر تین تولہ طباشیر نیلگوں کا اضافہ کیا جائے تو اور بھی اچھا ہو گا۔ ایک گولی صبح ایک بوقت شام ہمراہ شیر گرم شیریں۔ بعض اس میں ممسک بنانے کے لیے افیون ڈالتے ہیں۔ مگر وہ قابض صورت اختیار کر جاتا ہے

یہ بھی جریان:۔ احتلام اور ازدیاد منی۔ قلت منی اور یبوست منی وغیرہ کے لیے تیر بہدف نسخہ ہے۔ اور سو فی صدی ٹھیک ہے

بچھو کا کاٹا روئے:

برسات کا موسم تھا۔ مجھے سخت بخار ہو رہا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا۔ کہ ذرا چلم میں آگ رکھ لاؤ۔ وہ اٹھی تو بچھو نے کاٹ کھایا۔ وہ چیخیں مارنے لگی۔ میں نے کہا کیا آگ پیر پر گر گئی؟ نوکر لالٹین لے کر دوڑا۔ تو دیکھا بچھو ہے۔ میں نے کہا کہ چند پتے کنوئیں پر سے تھہ پتی کے توڑ لاؤ۔ اور اس جگہ ملوا دو۔ دو منٹ کے بعد وہ چیخنا چلاتا کہاں گیا۔ تھہ پتی کو کھٹی بیٹھی یا کھٹکل بوٹی بھی کہتے ہیں۔

پلپستہ پر ایک نظر

از جناب وید رام رچھپال صاحب ویکھی ... راج پورہ

یہ ایک درخت کا بیج کے برابر گول سا تخم ہے۔ جس کا رنگ سرخ اور بھورا۔ مزا کڑوا ہوتا ہے۔ بازار میں سستے داموں عطاروں کے عام ملتا ہے۔ سرخ کمیاب اور بھورا عام ہے۔ بدن سے زہریلا مادہ نکالنے اور جذب کرنے کے لیے عجیب الاثر ہے۔

اس میں متضاد خواص ہیں۔ اگر ہیضہ میں قے دست شروع ہوں۔ تو اس کے استعمال سے بند ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔ اور طاعون کے زہر کو قے اور دست کے ذریعے خارج کر دیتا ہے دونوں مرضوں میں آدھی آدھی رتی پانی میں گھس کر پلاتے رہیں۔ مرض ہیضہ میں ایک ایک گھنٹہ کے بعد۔ طاعون میں دو دو گھنٹہ کے بعد دینا چاہیئے۔

طاعون سے محفوظ رہنے کیلیے تعویذ بنانا:

دو عدد پپستہ لے کر ان میں سوراخ کر کے ڈورے میں باندھ کر ان پر اس طرح کپڑا لگایا جائے جس سے نصف حصہ دکھلائی دیتا رہے۔ اس کو بازو میں خواہ گلے میں اس طرح باندھیں کہ بدن کو پپستے چھوتے رہیں۔ اس کے استعمال سے طاعون کے حملہ سے بالکل محفوظ رہیں گے۔ کیونکہ بدن میں جس قدر زہریلا مادہ پیدا ہوتا رہے گا۔ یہ اپنی برقی قوت سے خون میں سے اس کو اپنے اندر کھینچ کر جذب کرتے رہیں گے۔ یہ عمل میرا بارہا کا مجرب ہے۔

لیکن یہ احتیاط رہے کہ دو ماہ کے بعد پپستہ کے دانے پھینک دینے چاہئیں۔ کیونکہ اس عرصہ میں بدن کا زہریلا مادہ چوس کر بیکار ہو جائیں گے۔ پھر نئے تبدیل کر لینے چاہیئں۔

اس عمل کے باوجود بھی اگر بیماری حملہ کر کے غالب آ جائے۔ تو اسی پپستہ کو آدھی آدھی رتی کے قریب پانی سے گھس کر مریض کو ہر دو گھنٹہ کے بعد پلاتے جانا چاہیئے اس سے مریض کو قے اور دست ہوں گے۔ اور مرض سے آرام ہو جائے گا۔

نوٹ: پپستہ میں سٹرکنین جو ایک مہلک زہر ہے۔ بڑی کثیر تعداد میں ہوتی ہے

اس لیے اسے زیادہ مقدار میں نہ دینا چاہیئے ——————— ایڈیٹر

جو رنگے کایا سو رنگے مایا:

شنگرف رومی دو تولہ کی سالم ڈلی لے کر ۱۲ روز تک شیر مدار میں تر رکھیں لیکن ہر تیسرے روز شیر تازہ بدل دیا کریں پھر برگ پپیتہ سرخ پانچ تولہ لے کر شیر مدار میں گھوٹ کر نگدہ بنا کر درمیان میں شنگرف کی ڈلی رکھ کر غلولہ بنا کر گل حکمت کریں۔ اور پاؤ بھر اوپلہ کے انگاروں کی آنچ میں رکھ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر دوبارہ پانچ تولہ برگ پپیتہ کا نگدہ بنا کر بدستور سابق آگ دیں۔ اسی طرح سے چالیس مرتبہ آگ دینا چاہیئے۔ اس عمل سے شنگرف اعلیٰ درجہ کا قائم النار ہو جاتا ہے (اگر اس کو کٹھالی میں رکھ کر چھوڑ دیں تو چرخ کھا جائے گا) پھر نوشادر دیسی پانچ تولہ۔ توتیا پانچ تولہ۔ کافور دس تولہ تینوں کو کھرل میں ڈال کر برگ مدار کے پانی سے تین روز تک سحق کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر آٹھ روز تک سایہ میں خشک کر کے کوزہ گلی گل حکمت شدہ جس کی تلی میں چھلنی کی طرح سوراخ کر لیے گئے ہوں ڈال کر سرپوش کو بند کر کے دو فٹ چوڑا اور گہرا گڑھا کھود کر اس کے اندر ایک چھوٹا سا اور گڑھا اتنا بنا دیں جس میں چینی کا پیالہ آجائے۔ اس میں پیالہ رکھ کر اس کے اوپر سوراخدار کوزہ رکھ دیں۔ اور مٹی ہموار کر کے ہوا کا راستہ بند کر دیں تاکہ حرارت نہ نکلے۔ بعد ازاں برتن کے چاروں طرف گھوڑے کی تازہ لید چار سیر ڈال کر اس کے اوپر آٹھ سیر اوپلہ صحرائی رکھ کر آگ لگا دیں۔ جب اچھی طرح سرد ہو جائے (یہ چھ یوم میں سرد ہوگا) تو حفاظت سے پیالہ نکال لیں۔ اس میں سرخ رنگ کا تیل ہوگا۔ محفوظ رکھیں

پھر پیلا اور چھوٹا سا چینی کا پیالہ لے کر اس کو ایک نہایت مضبوط حکمت کر کے مٹی کے توے پر پانچ سیر ریت ڈال کر چولھے پر رکھ کر وہ پیالہ ریت پر جما کر اس کے اندر شنگرف قائم النار کو رکھ کر نیچے نرم نرم آگ جلانا شروع کر دیں۔ اور کافور کے تیل کا چوبہ دیتے جائیں۔ تیل کے ختم ہونے پر شنگرف مومیہ ہو جائے گا۔ بعض دفعہ نصف تیل کے چوبے سے مومیہ ہو جاتا ہے۔ پس درمیان میں چاندی کی سلاخ سے شنگرف کو دیکھتا جائے۔ جب شنگرف مومیہ ہو جائے فوراً نیچے اتار لیں سرد ہونے پر اس مومیہ شنگرف کو چاندی کی ڈبیہ میں حفاظت سے رکھیں ایک رتی ایک تولہ

مس و نقرہ پر طرح کریں۔ اور قدرت الٰہی کا تماشہ دیکھیں۔

نوٹ:۔ سرخ پپیتہ نظیر آباد کے جنگل میں تلاش کرنے سے ملتا ہے لیکن مین کے باغوں میں بہت کثرت سے ملتا ہے۔

یہ بھی سنا ہے کہ اگر سبز پپیتہ کے پھل کا پانی چرخ شدہ قلعی پر ڈالا جائے۔ تو قلعی کا پانی خشک ہو جاتا ہے۔ مگر اس کی تصدیق نہیں ہوتی

نسخہ بالکل درست ایک شاہ صاحب کا فرمودہ ہے۔ مگر اس کو وہی بنا سکتا ہے جو سرخ پپیتہ کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اور یہ کچھ آسان زیادہ مشکل نہیں۔

شنگرف (خواہ قائم النار ہو یا مومیہ) نامرد کے لئے اکسیر اعظم ہے تین سے سات خوراکوں میں برسوں کے نامرد کو مرد بنا دیتی ہے آزمائش کر دیکھیں۔ عجیب چیز ثابت ہوگی

سنبھالو کے خواص و فوائد

ویدراج رام چندر شرما بھگوا۔ مراد آباد

شناخت و مقام پیدائش:۔ اس بوٹی کے سنسکرت میں بہت سے نام ہیں جن میں سے ایک نام پنجاں گلی نرگنڈی بھی ہے۔ نرگنڈی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ لیکن تاثیر کے لحاظ سے سب سے بہتر پنجاں گلی نرگنڈی مانی جاتی ہے۔ پنجاں گلی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ایک ڈنڈی میں پانچ پتے ہوتے ہیں۔ پتوں کا رنگ سبزی مائل نیلگوں اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف سفید ہوتا ہے اس کے پتے ارہر کے پتوں سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ موسم بسنت (بیساکھ جیٹھ) میں بطور آم کے بور کے اس پر بھی گچھے دار پھول آتا ہے۔ پکنے پر اس میں نہایت باریک باریک بیج نکلتا ہے جس کو سنسکرت میں رینو کا کہتے ہیں یہ بوٹی کم و بیش ہر جنگل اور ہر ملک میں ہوتی ہے۔ اونچائی میں ایک فٹ سے لے کر چار چھ فٹ تک بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ عام طور پر اس کو لوگ سنبھالو بولتے ہیں۔ مگر کہیں کہیں سیجون اور سالا بھی کہتے ہیں۔

مجرّبات

پھوڑا اور زخم ہر قسم:

یہ بوٹی ہر قسم کے زخموں کے لیے بہت ہی اکسیر الاثر ہے۔ پھوڑا پک گیا ہو یا نہ پکا ہو دونوں صورتوں میں مفید ہے اس بوٹی کے پتے لے کر خوب باریک پیس لو۔ اور تھوڑا سا پھولا جست ملا کر اور گھی میں چھونک کر پھوڑے پر باندھنے سے اگر پکا نہیں تو بیٹھ جائے گا۔ اور پک گیا ہو گا تو پھوٹ کر مواد خارج ہو جائے گا۔ زخم کو بہت ہی جلد آرام ہو جائے گا۔ اس کے پتوں کا عرق نکال کر اور عرق کے ہم وزن تل کا تیل ملا کر نہایت نرم آگ پر پکائیں۔ جب عرق جل جائے تب تھوڑا سا موم اور جست کا پھولا پارچہ بیز کر کے ملا لیں بس ہر قسم کے زخموں کے لیے مرہم تیار ہے

آنکھ کا جالا اور پھولا:

ایک کسان کا بیل آنکھ میں بھڑ نڈ جانور کی ضرب لگ جانے سے دونوں آنکھوں میں پھولے پڑ کر قطعی نابینا ہو گیا۔ اور بغرض علاج میرے پاس لایا گیا۔ میں نے برابر ایک ہفتہ دونوں وقت بوٹی سنبھالو کا عرق آنکھ میں ڈالنا تجویز کیا۔ ایک ہفتہ کے بعد گل چشم برطرف ہو کر بیل اچھا ہو گیا

پیٹ کے کیڑے:

اس بوٹی میں جرمی سائڈ (کرم کش) تاثیر بھی اعلیٰ درجہ کی ہے چنانچہ پورے جوان آدمی کے لیے بوٹی سنبھالو کا عرق تین تولہ آدھ پاؤ دہی میں ملا کر علی الصبح تین چار روز تک کھلانے سے پیٹ کے ہر قسم کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ بچوں کو چھ ماشہ سے ایک تولہ تک حسب عمر بوٹی

مذکور کا عرق دینا چاہیے ۔

آشوب چشم اور جالا پھولا :

سنبھالو بوٹی کا عرق صرف ایک دو قطرہ دن میں دو مرتبہ ڈالنے سے آشوب چشم کو پہلے ہی روز آرام ہو جاتا ہے ۔ اور دس پانچ روز میں جالا اور پھولا بالکل دور ہو کر آنکھیں اچھی ہو جاتی ہیں

کھانسی، دمہ اور نمونیا وغیرہ :

اس بوٹی سنبھالو کا پنجانگ لے کر دھوپ میں خشک کر لیجئے ۔ اسی طرح کٹیلی (کٹائی) اور چرچٹہ، بانسہ، کسونڈی، بلکپرہ ۔ سب خواہش ہم وزن دھوپ میں خشک کر کے آگ میں جلا کر کوئلہ کر لیجئے ۔ راکھ نہیں ۔ اور ایک مٹکہ میں بھر کر پانی ڈال کر رکھ دیجئے ۔ کبھی کبھی لکڑی سے ہلا دیا کریں ۔ تیسرے روز ایک کھدر کے کپڑے کو چار کھونٹے گاڑ کر (کھونٹے ذرا زمین سے اونچے ہوں) باندھ دیجئے ۔ اور اس کے نیچے ایک بڑا برتن رکھ دیجئے ۔ اب مٹکہ کا پانی مع راکھ کپڑے مذکور پر ڈال دیجئے ۔ پانی نیچے کے برتن میں نکلنا شروع ہوگا ۔ آپ اس پانی کو کٹوری وغیرہ سے لے کر اسی کپڑے میں چار بار دو پہر تک ڈالتے رہیں ۔ پانی مقطر ہو جائے گا ۔ اور تمام نمک پانی مقطر میں آجائے گا اب اس پانی کو کسی آہنی کڑاہی میں جو نہایت صاف کی ہوئی ہو جلا لیجئے ۔ پانی جلنے کے بعد سفید نمک نمودار ہوگا ۔ کڑاہی سرد ہونے کے بعد نمک اتار کر اور باریک پیس کر بوتل میں بھر کر مضبوط کارک لگا کر محفوظ رکھئے ۔

اس نمک کے استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں اگر کسی کو بلغم بہت زیادہ آتا ہو تو دن میں دو یا تین مرتبہ پان میں ایک دو رتی رکھ کر کھلا دیجئے ۔ اگر مریض کا مزاج گرم خشک ہو تو صاف پانی ایک اونس (ڈھائی تولہ) نمک دو رتی ۔ دن میں تین خوراکیں پلائی جائیں ۔ اگر دوا خوش ذائقہ بنانا ہو تو حسب مقدار شربت بنفشہ یا شربت بزوری یا اصل السوس محلول ملا کر دینا چاہیے ۔ نمونیا میں بھی یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے ۔ صاف پانی ڈھائی تولہ نمک مذکور ڈھائی رتی ۔ شربت اعجاز ایک تولہ ۔ یہ ایک خوراک ہے ۔ ایک دن میں ایسی تین

نوزکیں مرض نمونیا یا انفلوئنزا ایسی دینا چاہیے۔ نمک مذکور کھانسی ہر قسم۔ دمہ۔ نمونیہ۔ انفلوئنزا بلغمی بخار وغیرہ میں نہایت مفید پایا گیا ہے۔ تھوڑا سا محنت طلب ہے لیکن کچھ بڑی لاگت یا خرچ کی ضرورت نہیں۔ جو صاحب اس نمک کو تیار کریں گے بہت ہی خوش ہوں گے۔

خناق:

لوزتین یا حلق کے غدود حلق کے دونوں جانب تالو کے اگلے حصہ میں پچھلے ستون کے درمیانی فاصلہ میں رہتے ہیں۔ ان کی شکل گول یا بیضوی ہوتی ہے۔ ان کی اندرونی سطح پر چند سوراخ نظر آتے ہیں جن کے اختتام پر چھوٹی چھوٹی بند تھیلیاں ہوتی ہیں۔ جن میں ایک گاڑھی سی رطوبت بھری رہتی ہے چونکہ اس غدود کے پیچھے اور اندر کی طرف کان کی نالی کا سوراخ کھلتا ہے اس غدود کے متورم ہونے یا بڑھ جانے سے ثقل سماعت کی شکایت ہو جاتی ہے اس ورم لوزتین کو عام لوگ گلے پڑنا کہتے ہیں۔ طب میں اس کا دوسرا نام خناق ہے۔

اسباب مرض۔ سردی لگنے یا بارش میں بھیگنے سے اور گندی نالیوں وغیرہ کی متعفن ہوا کے سونگھنے سے یہ مرض ہو جاتا ہے بچپن اور جوانی میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتی ہے۔ وجع المفاصل اور نقرس کے سبب سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ آج کل کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ بہت سے متعدی امراض کے جراثیم ان غدودوں کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ تو یہ غدود اُن کو روک لیتے ہیں۔ پس یہ خود متورم یا ماؤف ہو جاتے ہیں۔ اس لیے جب کسی کے لوزتین بڑھ جائیں یا متورم ہو جائیں تو اس پر یہ شبہ بھی کرنا چاہیئے کہ وہ کسی متعدی مرض کے لیے مسند ہے بس اس کو بھی ایک متعدی مرض ہی سمجھنا چاہیئے۔

بعض اشخاص کو یہ مرض بار بار ہوتا رہتا ہے۔ اور کبھی یہ وبائی طور پر بھی پھیلا کرتا ہے یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک شدید اور دوسرا مزمن چنانچہ مرض شدید کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

علامات مرض۔ اوّل روز جاڑے سے بخار چڑھتا ہے گلے میں سوزش اور درد ہوتا ہے جس کی ٹیسیں کانوں تک جاتی ہیں۔ اگر منہ کھول کر دیکھا جائے تو زبان کی جڑ سے دونوں طرف لوزتین سرخ اور متورم نظر آتے ہیں۔ باہر کی طرف زیریں جبڑے کے نیچے ہاتھ لگا کر دیکھنے سے

بھی ورم محسوس ہوتا ہے۔ نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر ورم زیادہ ہو تو پانی پیتے ہوئے ناک راہ سے نکل جاتا ہے۔ چار پانچ روز میں ورم تحلیل ہونے لگتا ہے۔ اور ہفتہ عشرہ میں آرام ہو جاتا ہے یا پیپ پڑ کر پھوڑا بن جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کو نہایت تکلیف ہوتی ہے

اگر متورم غدودوں میں پیپ پڑ کر پھوڑا بن جائے تو کسی ہوشیار ڈاکٹر سے چیرا دلوائیں اور بعد از اینٹی سپٹک (دافع تعفن) لوشن سے غرغرے کرائیں۔ اور مریض کی تقویت کا خیال رکھیں

جب یہ مرض پرانا ہو جائے لوزتین بڑھ جاتے اور سخت ہو جاتے ہیں بخصوصاً خنازیر مزاج کے بچوں اور نوجوان مستورات میں کبھی ہر دو غدود اس قدر متورم ہو جاتے ہیں کہ دم لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ مریض کی آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے گھگھیا کر بولتا ہے۔ کانوں کے اندرونی سوراخوں پر دباؤ پڑ کر مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ اور کسی چیز کا نگلنا تو در کنار سانس لینے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مذکورالصدر مرض سے شفایابی کے لیے میرا بارہا کا مجرب نسخہ بوٹی سنبھالو ہے۔

ترکیب استعمال، بوٹی سنبھالو کے ایک تولہ برگ تازہ لے کر سل بٹے پر یا کونڈی سوٹے سے گھوٹ لیں۔ اور ایک چھٹانک تازہ پانی ڈال کر خوش ذائقہ بنانے کے لیے دو چار چنے برابر نمک خوردنی ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب پانی پھٹ جائے یعنی چھیچھڑے سے نظر آنے لگیں۔ تو آگ سے الگ کر کے چھان لیں اور پی لیں۔ اگر لوزتین میں پیپ پڑ گئی ہے تو اوّل کی خوراک پیتے ہی سب مواد فوراً خارج ہو کر مریض پہلی خوراک سے صحت یاب ہو جائے گا

اس مرض کے لیے اس بوٹی کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ میں نے اس بوٹی کو بیسیوں مریضوں پر استعمال کر کے دیکھا ہے۔ بس اس بوٹی کے لاکر دینے کی دیر ہے آپ دیکھیں گے کہ مرض میں کمی ہونے لگی۔ بے نظیر چیز ہے۔

تلی، جگر اور باؤ گولا:

- سنبھالو کے پتے چھ ماشہ، مرچ سیاہ ۷ عدد۔ نوشادر دیسی ایک ماشہ۔ اوّل برگ سنبھالو خوب گھوٹ لیں معہ مرچ سیاہ کے۔ پھر ایک چھٹانک پانی تازہ ملا کر چھان لیں۔ اور نوشادر ملا کر دونوں وقت پی لیا کریں۔ مذکورالصدر امراض کو دور کرنے کے لیے اکسیر کا کام دے گی

علاوہ ازیں مختلف قسم کی افیون میں جواہر متذکرہ (الکلائیڈز) کی مقدار کم بیش ہوتی ہے ۔ مثلاً

	مارفین فیصدی	نکوٹین فیصدی
افیون پٹنہ	۳،۹۸	۶،۳۶
افیون سمرنا	۸،۲۷	۱،۹۴

نقیضات افیون :

ٹے نک ایسڈ ۔ نباتی مرکبات قابضہ ، زنک کاپر ، آئرن (جست تانبا ۔ لوہا) آرسنک (سنکھیا) لیڈ ، سلور (سکہ ۔ چاندی) کے سالٹس (نمکیات) الیکلیز کھاری دوائیں اور ان کے کارپونیٹس اور یوریا وغیرہ اس کے نقیضات میں سے ہیں ۔

طبیعت :۔ اس کی طبیعت میں بے حد اختلاف ہے ۔ یونانی حکماء چوتھے درجہ میں خشک اور بعض درجہ اول اور چہارم کے اوسط میں اور بعض تیسرے میں خشک کہتے ہیں ۔

مضرت واصلاح :۔ ظاہری و باطنی ۔ قوی و ارواح ۔ بینائی اور باہ کے لیے مضر رساں ہے ۔ زعفران ، جند بیدستر ، دار چینی ، سونٹھ ، جدوار ، اور فرفیون اس کے مصلح خیال کئے جاتے ہیں

بدل :۔ اس سے سہ گنا اجوائن یا ہم وزن تخم لفاح اس کا بدل ہیں ۔

مقدار خوراک بقول اطبا یونان :

ایک لونگ سے چار قیراط تک دو دام سم قاتل ہے ۔ بروئے طب جدید ½ سے ۲ گرین ۔

افعال وخواص :۔

بروئے طب یونانی :۔ مخدر ، منوم (خواب آور) قابض مسکن درد اعضا اور محلل ہے ۔ فساد اخلاط کی دافع سر کے اکثر امراض ، اعصاب ، نزلہ ، آنکھ اور کان کے درد ، کھانسی ، دمہ ، پرانے پتوں ، دستوں اور آنتوں کے زخم کے لیے مفید ہے ۔ پیچش کو رفع کرتی اور سدوں کو کھولتی ہے ۔ سرعت انزال کی دافع ہے ۔

بقول اطبائے مغرب :۔ خارجی استعمال یا مقامی اثر سے افیون حسی اعصاب کی

حس کو کمزور کر دیتی ہے۔ اس لیے یہ لوکل انس تھیٹک (مقامی مخدر) اور اینٹوڈائن۔ (مسکن الم) ہے اندرونی طور پر متوسط مقدار میں دینے سے رطوبات کی تراوش میں کمی آنے کے باعث منہ، زبان اور حلق خشک ہو جاتے ہیں۔ معدہ میں پہنچ کر کمی اشتہا اور فتور ہضم کا باعث بنتی ہے۔ اگر معدہ میں درد ہو تو تسکین ہو جاتی ہے۔ اور تے کا آنا رک جاتا ہے۔ امعاء پر اس کا اثر، مسکن، قابض اور مسکن الم ہوتا ہے۔ مضعف قلب و جگر ہے۔ لیکن بقول بعض پیشاب میں شکر آنا کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہپناٹک (منوم) نارکاٹک (مخدر) اور مائی آٹک (ممدد الحدقہ) ہے۔ خفیف ڈایا فورے ٹک (مخدر) بھی ہے۔ اسہال بدہضمی کے دست، اسہال سل۔ اسہال محرقہ طفی، پیچش اور ابتدائے ہیضہ میں مفید ہے۔

نوٹ:۔ افعال و خواص کے اعتبار سے مارفین (جوہر افیون) بھی افیون سے ملتا ہے

مخصوص سمی تاثیرات:۔

افیون کی زیادہ مقدار سمیات میں سے ہے۔ ہندوستان میں افیون کے ذریعہ خودکشی کی بیشمار وارداتیں ہوتی ہیں۔ زہریلی مقدار میں افیون کھانے کے بعد جلد بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں تو مسموم ہلانے بلانے اور چٹکی لینے یا زور سے جگانے پر بیدار ہو سکتا ہے لیکن جلد ہی اس پر ایسی گہری غفلت طاری ہو جاتی ہے کہ پھر وہ کسی طرح بیدار نہیں کیا جا سکتا۔ آنکھوں کی پتلیاں بہت زیادہ سکڑ جاتی ہیں۔ جلد ٹھنڈی اور چپچپی ہو جاتی ہے چہرہ اور لب نیلگوں نبض بہت کمزور اور سست۔ تنفس سست اور بے قاعدہ۔ آخر میں خراٹے دار ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار دم بند ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ موت سے چند منٹ پیشتر پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔

تشخیص:۔

(۱) افیون اور شراب کی بے ہوشی میں تشخیص ——— افیون کی زہر میں آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ لیکن شراب کی زہر میں وہ طبعی حالت پر ہوتی ہیں یا زیادہ پھیل جاتی ہیں۔

(۲) ۔ سری برل ہیمورج اور افیون کی بے ہوشی میں تفاوت)

سیری برل ہیموج (جریان خونی فی الدماغ) میں دونوں آنکھوں کی پتلیاں یکساں سکڑی ہوئی نہیں ہوتیں

(ب) فالج کا موجود ہونا جریان خونی دماغی کی بین دلیل ہے ۔

(ج) زیادہ جریان کی حالت میں اگرچہ جسم کی حرارت چند گھنٹوں کے لیے کم ہو جاتی ہے ۔ لیکن بعد میں پھر زیادہ ہو جاتی ہے ۔ اس کے برخلاف افیون سے جسم سرد پڑ جاتا ہے

(۳) یوریمیا (سمیت بول) سے بے ہوشی طاری ہو تو اس قدر زیادہ نہیں ہوتی جتنی کہ افیون سے

(ب) پیشاب میں البیومن ہوتی ہے ۔

(ج) بعض اوقات مریض کو تشنج ہوتا ہے اور کبھی بے ہوشی ۔

(۴) کاربالک ایسڈ کی زہر سے بھی بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے ۔ اور آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں لیکن تیزاب سے منہ میں سفید چٹاخ (نشان) پڑ جاتے ہیں ۔ اور منہ سے تیزاب کی بو آتی ہے ۔ کلوروفارم اور ایتھر کی زہر میں تنفس اور مادہ قے کی بو سے تشخیص کر سکتے ہیں

علاج :-

جب افیون یا مارفین زہریلی مقدار میں کھائی یا کھلائی گئی ہو یا مارفین بذریعہ جلدی پچکاری جسم میں داخل کی گئی ہو تو فوراً ، قے کرا کر یا سٹامک پمپ سے معدہ کو دھو ڈالیں ۔ پوٹاشیم پرمینگنیٹ افیون کا کیمیائی فاد زہر (تریاق) ہے اس کے لیے فوراً اس کا استعمال کرنا چاہیے ۔ طریق استعمال یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ کس قدر مارفین کھائی ہے تو مارفین سے قدرے زیادہ مقدار میں پوٹاشیم پرمینگنیٹ دو تین چھٹانک پانی میں حل کر کے قے کرانے یا معدہ خالی ہونے کے فوراً بعد پلائیں ۔ اگر مقدار مارفین معلوم نہ ہو تو ۸ سے ۱۰ گرین پوٹاشیم پرمینگنیٹ نصف گلاس پانی میں حل کر کے پلائیں ۔

اس طرح پوٹاشیم پرمینگنیٹ پلانے کے نصف گھنٹہ بعد اس کے کسی ہلکے سولیوشن کو پانی میں ملا کر مثلاً لائیکوار پوٹاسائی پرمنگنیٹس ½ ڈرام کو ایک پائنٹ پانی میں ملا کر آدھے آدھے گھنٹہ کے دو تین بار معدہ کو دھو ڈالیں ۔ اس کے بعد اگر مریض پی سکے تو اسے ایک پائنٹ تیز قہوہ یا چائے پلائیں ورنہ بذریعہ پچکاری اس کے معدہ یا مقعد میں داخل کریں ۔

دیگر ہدایات :- افیون کی زہر میں مریض کو ہرگز سونے نہ دیں ۔ بلکہ ہلا ہلا کر اور جسم پر چٹکیاں لے لے کر جگاتے رہیں اور دونوں بازوؤں سے پکڑ پکڑ کر ٹہلاتے رہیں ۔ اس کے سر اور چہرے پر آب سرد چھڑکتے رہیں ۔ اور ٹھنڈے پانی میں تولیے بھگو کر اس کے سینے اور پیٹ پر مارتے رہیں

فوراً فرک بجلی لگائیں ۔ یمونیا سنگھائیں ۔ حرکت تنفس کو قائم رکھنے کے لیے ۱/۶ گرین اٹروپین کی جلدی پچکاری کریں یا ۳۰ منم ٹنکچر بیلاڈونا پندرہ پندرہ منٹ یا نصف نصف گھنٹہ بعد دیں ۔ حتیٰ کہ پتلیاں پھیل جائیں یا نبض تیز چلنے لگے ۔

تقویت قلب و ریہ کے لیے ۱/۶ گرین سٹرکنین کی جلدی پچکاری کریں ۔ دم بند ہونے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کرائیں ۔ اور نائٹریٹ آف ایمائل یا آکسیجن سنگھائیں اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں کہ مسموم ہوش میں آجائے ۔ اور کسی قسم کا خطرہ نہ رہے ۔

افیون کی مزمن سمیت :

یہ نہایت دشمن جان مرض ہے افیون خور کو نہ عزت کا پاس ہوتا ہے اور نہ ننگ و عار کا خیال ۔ قوائے دماغی کے ضعف کی وجہ سے اس میں نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی اشتہا زائل ہو جاتی ہے ۔ منہ خشک رہتا ہے قبض کی شکایت رہتی ہے سستی اور کاہلی تسلط جما لیتی ہے ۔ جلد خشک اور زرد بال کمزور ناخن بھربھرے آنکھوں کی پتلیاں چھوٹی ہو جاتی ہیں ۔ قوت باہ ابتداً کم اور آخر کار زائل ہو جاتی ہے عورتوں میں حیض کم یا بند اور دودھ کا اخراج کم ہو جاتا ہے ۔ مدت تک افیون خصوصاً مارفین کھانے سے مالیخولیا اور بے وقوفی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے ۔

مفرد استعمال :-

بقول اطبائے یونان (درد سر شقیقہ) اس کا ضماداً استعمال پرانے درد سر اور شقیقہ کو دور کرتا ہے ۔

نزلہ و زکام :- تھوڑی سی زعفران ملا کر ناک میں سڑکنا سخت زکام اور نزلہ کو مفید ہے ۔

پیچش :- زعفران اور مرکی کے ساتھ اس کا شافہ پیچش کو دفع کرتا ہے ۔

زخم اور ورم :- اس کا ضماد زخموں کو خشک اور ورموں کو تحلیل کرتا ہے ۔

خارش خشک :- اسے موم روغن میں ملا کر ملنا خشک کھجلی کو نافع ہے ۔

بد دستے طب جدید :- (خواب آور وغیرہ) کم مقدار میں دینے سے خواب آور دافع درد اور خراش اور ہیجان میں تخفیف کرتی ہے

درد کان :- لاڈنم ٹنکچر (اوپیم) کو گلیسرین میں ملا کر ٹپکانے سے درد گوش رفع ہو جاتا ہے

درد دانت: ٹنکچر اوپیم (صبغہ افیون) میں ذرا سی روئی تر کر کے کرم خوردہ درد کرنے والے دانت میں رکھنے سے درد رفع ہو جاتا ہے

کثرت لعاب دہن: خراش ملکوسہ کے باعث کثرت لعاب دہن۔ سیلی ویشن کی شکایت ہو تو فیون کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔

درد معدہ و قے: اس کے استعمال سے معدے کا درد اور قے کسی سبب سے ہوں۔ تو موقوف ہو جاتے ہیں (سوء ہضم) جب سوء ہضم کی وجہ سے درد معدہ و قے آتی ہو۔ یا قروح معدہ اور سرطان معدہ کی شکایت ہو تو افیون تنہا بسمتھ کے ہمراہ دینا مفید ہے۔

اسہال و پیچش: ۱۵ منم ٹنکچر اوپیم کو ایک اونس نیم سلیو آف سٹارچ میں ملا کر حقنہ کرنے سے اکثر سخت اسہال یا پیچش دفع ہو جاتے ہیں۔

قولنج: مارفین کی زیر جلدی پچکاری سے قولنج۔ قولنج گردہ (درد گردہ) اور قولنج کبدی (درد جگر) کی تکلیف سے فوراً نجات مل جاتی ہے۔

موسمی بخار دمن: پرانے ملیریائی (موسمی) بخار کو جب کونین سے فائدہ نہ ہو تو تنہا افیون یا کونین میں ملا کر دینے سے بخار جاتا رہتا ہے

امراض مفاصل: لنی منٹ آف اوپیم کو مقام ماؤف پر ملنے سے یا ٹنکچر اوپیم کو گرم پانی میں ملا کر اس سے سینکنے سے ذات الجنب، درد کمر، وجع المفاصل، سوزش مفاصل وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دمامیل: شروع شروع میں بائلز (دمامیل پھوڑے) یا کاربنکلز (جمرہ) پر اوپیم پلاسٹر لگایا جائے۔ تو درد اور سوزش میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور اکثر پھوڑے نہیں بننے پاتے۔

درد سرطان: مارفین کو گلیسرین میں حل کر کے سرطان پر لگانے سے درد دفع ہو جاتا ہے

عصبی درد: مارفین کی زیر جلد پچکاری ہر قسم کے عصبی درد (نیورلجیا) خاص کر عرق النساء (سائیٹکا) میں بہت مفید ہے۔

بواسیر و شقاق المقعد: افیون یا مارفین کا شیاف۔ یا گال اینڈ اوپیم آئنٹ منٹ کا استعمال بواسیر اور شقاق المقعد میں فائدہ بخش ہے۔

یونانی مرکبات و مجربات :

حب افیون :۔ افیون خالص، فلفل سیاہ، گل ارمنی، کچلہ مدبر (بہ ترکیب فی ل) ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک پیس کر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنا لیں ۔

استعمال و منافع :۔ دو یا تین گولیاں ٹھنڈے پانی سے استعمال کریں ۔ اسہال معدی سنگرہنی و پیچش میں مفید ہیں ۔

تدبیر کچلہ :۔ کچلے بقدر ضرورت ایک برتن میں ڈال کر اوپر اس قدر پانی ڈالیں کہ کچلوں سے دو انگل اوپر رہے ۔ صبح انہیں جوش دیں حتیٰ کہ تمام پانی جل جائے کچلوں کا رنگ سیاہ ہو جائے گا ۔ انہیں کوٹ کر دوا میں استعمال کریں ۔

حب افیون نمبر ۲ :۔ افیون خالص، مصطگی رومی، سہاگہ بریان، شنگرف ہر ایک دو ماشہ سب کو کھرل کر کے پانی کے ساتھ دانہ نخود چنے کے برابر گولیاں بنا لیں ۔

استعمال و منافع :۔ ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ہمراہ ایک تولہ ریشہ خطمی کے لعاب کے ساتھ دیں ۔ اسہال کبدی اور اسہال بواسیر کو روکتی ہیں ۔

زحیر صادق :۔ پیچش کے لیے خصوصیت سے مفید ہیں ۔ اگر بستہ نہ ہو تو اکثر ایک ہی دن میں پیچش دور ہو جاتی ہے ۔

خلاصہ افیون :۔ افیون ۲۰ تولہ، آب مقطر ایک سیر چودہ چھٹانک افیون کو تقریباً دس چھٹانک پانی میں بھگو دیں ۔ ۲۴ گھنٹہ بعد خوب نچوڑ کر چھان لیں ۔ جو افیون باقی بچے اسے پھر دس چھٹانک پانی میں بھگو دیں اور بدستور نچوڑیں اسی طرح سہ بارہ کریں ۔ اور کل حاصل شدہ محلول افیون کو یک جا کر کے ملا لیں ۔ اور کپڑے میں سے چھان لیں اور نرم آنچ پر اس قدر اتاریں کہ صرف دس تولہ رہ جائے

استعمال و منافع :۔ ۱/۴ سے ۱ گرین تک مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں ۔ مسکن و منوم ہے شدید دردوں میں تسکین کے لیے دیا جاتا ہے ۔

سفوف افیون :۔ افیون خالص ۳ حصہ، فلفل سیاہ ۴ حصہ، زنجبیل ۱ حصہ، زیرہ سیاہ ۲ حصہ، کتیرا گوند ۱ حصہ سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر باہم مخلوط کریں ۔

استعمال و منافع۔ ایک سے ۵ رتی تک ہمراہ شربت خشخاش وغیرہ مناسب بدرقات استعمال کرائیں ۔ مخدر اور مسکن الم ہے ۔ درد درں کو تسکین دیتا ہے ۔

حب اسقاط :۔ افیون ، زعفران ، جوز بوا ہر ایک ایک ماشہ ، بھنگ ڈیڑھ ماشہ ۔ مشک ۲ رتی ، سپاری ۲ عدد ، قرنفل ۴ عدد ، قند سیاہ پونے چھ ماشہ سب ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر قند سیاہ میں ملالیں اور کنار روشتی کے برابر گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع :۔ ایام حیض سے فراغت کے بعد ہر روز ایک گولی ہمراہ معجون موچرس کھلائیں ۔ رحم کی خرابیوں ، بانجھ پن اور رحم کی کمزوری کو دور کرتی ہیں ۔ اسقاط حمل کو روکتی ہیں اور اولاد پیدا ہونے کی قوی امید ہو جاتی ہے ۔

حب ممسک :۔ افیون ، جوز بوا ، لباسہ اسپند ، مصطگی ، زعفران ، مازو ، تاک کیسر ، موچرس ، تج ، طباشیر ، دانہ الائچی خورد ، اجوائن خراسانی ، سپاری چھالیہ ، گوگل ہر ایک ۲ ماشہ باریک کوٹ چھان کر لعاب بہیدانہ میں کنار دشتی کے برابر گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع :۔ بوقت ضرورت ایک گولی پانی کے ہمراہ کھائیں اور چار گھڑی بعد پاؤ بھر دودھ مصری ملا کر نوش کریں بحید امساک پیدا کرتی ہے

ایضاً :۔ افیون ، عقرقرحا ، جوز بوا ، شنگرف رومی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ باریک کوٹ چھان کر شہد سے ۴ گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع :۔ بوقت عشا ایک گولی کھا کر اوپر سے پان کا بیڑا کھالیں ۔ بہت ممسک ہے اگر ضرورت سے تین گھنٹہ پیشتر دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔ تو سرعت کی شکایت دور ہو جاتی ہے ۔

حب ہیضہ :۔ افیون خالص ۲ تولہ ، کافور دیسی ، ہینگ خالص ، تخم فلفل سرخ ہر ایک ایک تولہ پہلے تخم فلفل سرخ کو پانی میں اس قدر گھوٹیں کہ موم کی مانند ہو جائے ۔ پھر ہینگ ڈال کر گھوٹیں ۔ بعدہٗ افیون اور آخر میں کافور ملا کر گھوٹیں کہ سب موم کی طرح ہو جائیں ۔ بقدر نخود گولیاں بنالیں ۔ اور کچھ گولیاں بقدر دانہ ماش و دانہ مونگ بنائیں

استعمال و منافع :۔ جوان آدمی کو گولی بقدر نخود ، کمزور کو بقدر ماش اور بچے کو بقدر

مونگ دیں ۔ جب ہیضہ کی ابتدا ہو تو فوراً ایک گولی مُنہ میں ڈال کر اوپر سے ایک پاؤ پانی گرم پلائیں لیکن جب مرض کی شدت ہو تو مندرجہ ذیل جوشاندہ سے دیں ۔ پودینہ خشک، فلفل دراز، کچھ سہر ایک ۲ ماشہ جو کوب کر کے ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں ۔ جب نصف رہ جائے چھان کر ذرا سا نمک ملا کر شیرہ پیاز ایک تولہ اضافہ کریں ۔ اور گولی منہ میں ڈال کر جوشاندہ پلائیں ۔ یہ وزن جب بقدر مونگ کے لیے ہے ۔ ماش اور چنے کے برابر گولیوں کے لیے وزن کم و بیش کریں ۔ ہیضہ کے علاوہ باقی امراض میں یہ گولی سرد پانی سے دیں ۔

اسہال معدی، تخمہ، درد شکم اور اسہال غرشی کو مفید ہے ۔ ہیضہ کے لیے اکسیر صفت ہے۔

طلائے اُلفت :- مرغ سفید رنگ کے پتہ میں تین مولسری کے پھول تین دن تر کر کے حل کر صاف کریں اور چھ ماشہ یہ عرق لے کر اس میں افیون، مشک خالص، ہر ایک ۱ ماشہ، خراطین مصفٰے ۲ ماشہ، موم، عطر، اگر، عرق ہر ایک ۲ ماشہ عطر گلاب، عطر حنا، عطر مولسری، عطر کیوڑہ، زعفران، بیر بہوٹی ہر ایک ایک ماشہ سب کو اچھی طرح حل کر کے ڈبیہ میں رکھیں ۔

(عطریات اور دیگر سب ادویہ اعلیٰ درجہ کی ہونی چاہئیں ۔)

ترکیب استعمال :- بوقت ضرورت ذرا سی دوا عضو مخصوص پر طلاء کریں ۔ حد درجہ لذیذ ہے ۔ ایک مشہور حکیم صاحب کے اسرار میں سے ہے ۔

طلائے جعفری ع۱ افیون، مصری، بیر بہوٹی، زہر میلیٹا ہر ایک دو تولہ ۔ شنگرف، شیطرج چینکڑی سرخ، مازو، سرمہ، استخوان ماہی سوختہ ہر ایک ایک تولہ خراطین ۷ تولہ ۔

ع۲ دھتورہ، مالکنگنی، لونگ، چربی شیر و چربی سانڈھ ہر ایک ۷ تولہ، مرچ جنگلی سنج ہر ایک ۵ تولہ تخم گندنہ، تخم ترب ہر ایک ۴ تولہ نمبر (۲) کی ادویہ کا بطریق پوریہ روغن کشید کرے نمبر (۱) کی ادویہ اس میں ملا کر حل کریں ۔

استعمال ومنافع :- روزانہ دو رتی طلاء عضو مخصوص پر مل کر اوپر سے برگ پان باندھ لیا کریں ۔ جلوق کو مفید اور ضعف ولاغری میں مجرب ہے

قرص مثلث :- افیون، مرکی، کافور، زعفران، بزرالبنج، پوست بیخ لفاح ہر ایک ایک تولہ ساڑھے پانچ ۵ ماشہ، کندر، انزروت، آملہ، گل ارمنی ہر ایک ۷ ماشہ، کوٹ چھان کر

عرق گلاب اور آب کاہو میں تکو نے قرص بنالیں ۔

استعمال ومنافع:۔ ایک قرص گھس کر کنپٹی اور پیشانی پر لیپ کریں ۔ خواب آور ہے اور درد شقیقہ کو رفع کرتا ہے

معجون فلک سیر:۔ افیون، بھنگ، مغز کاہو، مغز کدو، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز فندق، مغز بادام شیریں ہر ایک ۷ ماشہ، جوز بوا، بسباسہ ہر ایک ۴ ماشہ، مشک، عنبر ہر ایک ۲ رتی سب کو کوٹ چھان کر دو چند قند سیاہ کے قوام میں شامل کریں ۔

استعمال ومنافع:۔ دو رتی سے ایک ماشہ تک مطلوبہ وقت سے ساعت پہلے استعمال کریں ۔ امساک پیدا کرتی اور جریان کو دور کرتی ہے ۔ ایک ایک ماشہ صبح و شام دودھ کے ہمراہ استعمال کرنا مقوی، مبہی، منشی اور مفرح ہے ۔

مفرح یاقوتی:۔ افیون مدبر، حیاشیر، اندرجو، جوزالطیب، لوبان کوڑیہ، شقاقل ہر ایک ۳ تولہ، تودری سفید، ابریشم مقرض خام، ثعلب ہر ایک ۲ تولہ، بہمن سرخ و سفید، زعفران، بسباسہ، درونج عقربی، ریوند خطائی، دارچینی، الائچی خورد، قرنفل، کبابہ، گل ارمنی، کہربا، کشتہ نقرہ، کشتہ عقیق، یاقوت مدبر ہر ایک ایک تولہ، روغن قسب ۱۵ تولہ، مغز بادام مقشر ۱ تولہ، کستوری ۳ ماشہ، مایہ شتر اعرابی ۶ ماشہ کچلہ مدبر ۴ تولہ، روغن زرد پاؤ بھر، عرق گلاب، عرق بید مشک ہر ایک ایک بوتل، سب ادویہ کو الگ الگ باریک پیس کر روغن زرد میں چرب کر لیں پھر تین پاؤ کھانڈ، تین پاؤ شہد کو دونوں عرقوں میں ملا کر معجون کا قوام تیار کریں ۔ اور سب ادویہ ملائیں ۔

استعمال ومنافع:۔ ۶ رتی سے ۱ ماشہ تک، اگر گرمی و خشکی زیادہ کرے تو دودھ اور گھی کا استعمال خوب کریں ۔ عصبی کمزوریوں کو دور کرتی ۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی، قوت باہ کو بڑھاتی ۔ اور جسم کو مضبوط اور قوی کرتی ہے ۔ کشتہ فولاد ۲ چاول اور کشتہ سم الفار ایک ملا کر دینے سے بہت قوی اور سریع الاثر ہو جاتی ہے ۔ مندرجہ ذیل مجربات دیسی فارماکوپیا لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر جے، ٹی برڈ ووڈ ایم اے سے ماخوذ ہیں ۔

حب حیض جنتسر:۔ افیون ½ گرین، بھنگ، کافور، فلفل سرخ ہر ایک ایک گرین زنجبیل ۲ گرین سب کو باریک پیس کر ایک گولی بنالیں ۔

استعمال و منافع۔ ایسی ایک ایک گولی حسب ضرورت آدھ آدھ یا ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دیں ۔ بند ہیضہ میں نہایت مفید ہے۔

دوائے اسہال سلی۔ افیون ۵ گرین، نیلا طوطیا ۵ گرین، شہد حسب ضرورت، دونوں دواؤں کو پیس کر شہد میں ملا کر ۱۰ گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع۔ ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ استعمال کریں ۔ مرض سل کے پرانے دستوں میں نافع ہے ۔

دوائے اسہال مزمن۔ صبغہ افیون ۵ قطرے، پھٹکڑی ۱۰ گرین، مطبوخ مج دو اونس سب کو بخوبی ملالیں ۔

استعمال و منافع۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں ۔ یہ دوائے اسہال میں سودمند ہے۔

نوٹ۔ مج کو ذرہ کر دس گنا کھولتے ہوئے پانی میں ۱ گھنٹہ بھگو کر نتھارنے سے مطبوخ مج تیار ہو سکتا ہے ۔

دوائے پیچش۔ افیون سوختہ ½ گرین، اننت مول کے خشک پتے ۱۰ گرین باریک پیس کر باہم ملالیں اور ہر پوڑیہ بنالیں ۔

استعمال و منافع۔ ایسی ایک پوڑیہ دن میں ۳ مرتبہ دیں پیچش میں مفید ہے ۔

ایضاً۔ صبغہ افیون ۵ قطرے اننت مول ۱۰ گرین، لعاب صمغ عربی ½ ڈرام پانی ایک اونس سب کو بخوبی ملالیں

استعمال و منافع۔ ایسی ایسی ایک خوراک دن میں دو مرتبہ استعمال کرانا پیچش میں نافع ہے

دوائے نفث الدم۔ صبغہ افیون ۵ قطرے، پھٹکڑی ۱۰ گرین پانی ایک اونس پھٹکڑی کو پانی میں حل کر کے صبغہ افیون بخوبی مخلوط کر کے رکھ لیں۔

استعمال و منافع۔ ایسی ایک خوراک حسب ضرورت ایک بار دو بار دیں ۔

فوائد۔ نفث الدم اور رقے الدم یعنی معدہ یا پھیپھڑے سے خون آنے کو روکتی ہیں ۔

ضماد وجع المفاصل۔ افیون، صبر زرد ہر ایک ۱۰ ڈرام، شراب نیشکر (رم) دو اونس سب

کو ملا کر آگ پر گاڑھا سا ضماد تیار کریں

افعال و منافع۔ بقدر ضرورت لے کر جوڑوں پر لگائیں ۔ جوڑوں کے درمیان استر کرنے والی لمبی جلی کے ورم کی وجہ سے جوڑوں میں جو درد ہوتا ہے اسے تسکین دیتا ہے ۔

مرہم بواسیر:۔ افیون ۳۰ گرین، مازو ایک ڈرام، مرہم سادہ ایک اونس، افیون اور مازو کو باریک پیس کر مرہم میں بخوبی مخلوط کریں۔

استعمال و منافع۔ بوقت ضرورت روئی کی پھریری پر لگا کر مقعد پر رکھیں ۔ بواسیر خونی میں مفید و مجرب ہے ۔ خون کو بند کرتی اور درد سوزش کو تسکین دیتی ہے ۔

جدید الوضع مخلوط مجرّبات :

اکسیر عجیب:۔ (چشمہ زندگی لاہور کی مشہور اکسیری دوا ہے) افیون، ست سلاجیت خالص، کشتہ فولاد، کشتہ قلعی ہر ایک ۳ ماشہ، خلاصہ بھنگ ۱ ماشہ، پوٹاشیم برومائیڈ ۶ ماشہ سب کو کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع:۔ دو دو گولی صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں ۔ پرانے جریان کے لیے مفید اور سلق کے مریضوں کو جو ذکاوت حس کا شکار ہو چکے ہوں نہایت فائدہ مند ہے

حب خالص:۔ افیون ۱ ماشہ، شوگر آف لیڈ ۲ ماشہ دونوں کو پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

استعمال و منافع:۔ ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ دیں دستوں کو روکنے میں نہایت سریع الاثر ہے۔

حب قولنج شدید:۔ افیون خالص، ایکسٹریکٹ آف بیلاڈونا ہم وزن لے کر نصف نصف رتی کی گولیاں بنا کر رکھ لیں

استعمال و منافع۔ بوقت ضرورت ایک گولی فوراً عرق اجوائن وغیرہ کے ہمراہ کھلائیں۔ اگر ایک گولی سے درد رفع نہ ہو۔ تو کچھ عرصہ بعد ایک اور گولی دے دیں ایک دن میں دو گولیوں

سے زیادہ ہرگز نہ دیں

دوائے ضیق النفس:۔ افیون ½ گرین سم الفار $\frac{1}{20}$ گرین، سٹرکنیا $\frac{1}{30}$ گرین، شیر مدار ایک گرین۔ سب کو اچھی طرح ملا کر ۴ حصے بنالیں۔

استعمال ومنافع:۔ ایک ایک حصہ صبح و شام استعمال کریں۔ ضیق النفس (دمہ) کو دور کرتی ہے

کحل عجیب:۔ افیون، پھٹکری ہر ایک ۴ رتی، کاپر سلفیٹ ۲ رتی، بورک ایسڈ ۴ گرین (دو رتی) زعفران ۶ رتی، زنک سلفیٹ ۱۲ گرین (۶ رتی) سرمہ سیاہ ۴ تولہ سب کو خوب باریک کھرل کر کے سرمہ تیار کریں۔

استعمال ومنافع:۔ صبح و شام سلائی سے آنکھ میں لگائیں اکثر امراض چشم میں مفید ہے۔

قرص مثلث مرکب:۔ افیون، مرکی، صندل سفید، زعفران، کافور، کلورل ہائیڈریٹ ہر ایک ۵ ماشہ، ایکسٹریکٹ بلاڈونا، ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس، کندر، انزروت آمہ خشک، گل ارمنی ہر ایک ۲ ماشہ۔ پہلے کافور اور کلول ہائیڈریٹ کو کھرل کریں تاکہ پانی کی مانند ہو جائیں۔ پھر باقی ادویہ باریک پیس کر اس میں ملا دیں اور مثلث ٹکیاں بنا کر رکھ لیں۔

استعمال ومنافع:۔ ضرورت کے وقت ایک دو ٹکیاں پانی یا کشنیز سبز کے عرق میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔ درد سر کے لیے مفید و مجرب ہیں

ممسک و قوی:۔ مارفیا (جوہر افیون) سٹرکنیا، ست فولاد، ثعلب مصری، ست قنب، سب کو باہم پیس کر شیر برگد میں ملا کر ۲ چاول وزن کی گولیاں بنالیں۔

استعمال ومنافع:۔ ایک گولی شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں ممسک و مقوی باہ ہے۔

ویدک مرکبات

امل رس:۔ افیون مصفےٰ، شنگرف مصفےٰ، ناگر موتھا، اندر جو، جائفل، کافور مساوی الوزن لے کر باریک پیس کر دو روز تک پوست خشخاش کے جوشاندہ میں کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں

استعمال ومنافع :۔ دو گولیاں تین تین گھنٹے کے بعد عرق بادیان یا دہی کی چھاچھ کے ساتھ دیں ۔ خونی پیچش اور دستوں کے لیے بے حد مفید ہیں

گندھک رس :۔ افیون ، سیماب مصفی ، گندھک آملہ سار مصفی ، اندر جو ، بیل گری ، لودھ پٹھانی ، موچرس ، گل دھاوا ہر ایک ایک ماشہ ۔ پہلے پارہ اور گندھک کو کجلی کریں ۔ پھر باقی ادویہ ملا کر ایک روز کامل پیس کر خشک کریں ۔

استعمال ومنافع :۔ تین سرخ تک چاولوں کی پیچ کے ساتھ دیں ۔ اور غذا میں صرف چاول اور دہی کا استعمال کرائیں ۔ ہر قسم کے اسہال میں مفید ہے

مرکبات طب جدید

افیون کے مرکبات :

مصد قہ ایکسٹریکٹم اوپیائی سکم (ایکسٹریکٹ آف اوپیم ۔ خلاصہ افیون) افیون کی باریک قاشیں ایک پونڈ ، ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر) ۶ پائنٹ ، افیون کو دو پائنٹ پانی میں ۲۴ گھنٹہ تک بھگوئیں اور خوب نچوڑ کر چھان لیں اور جو افیون باقی بچے اسے پھر ۲ پائنٹ پانی میں ۲۴ گھنٹہ بھگو کر نچوڑ لیں اور یہی عمل سہ بارہ کریں ۔ پھر کل حاصل شدہ سیال کو یکجا کر کے فلالین کی صافی میں چھان کر آگ پر اس قدر اڑائیں کہ صرف نصف پونڈ رہ جائے ۔

طاقت :۔ اس کے ایک حصہ میں دو حصہ افیون یا ۲۰ فی صدی مارفین ہوتی ہے ۔

استعمال ومنافع :۔ ½ گرین سے ۱ گرین تک جنرل سیڈیٹو مسکن عمومی ، اور ہپناٹک (منوم ۔ خواب آور ہے)

ایکسٹریکٹم اوپیائی لکوئیڈ :۔ لکوئڈ ایکسٹریکٹ آف اوپیم ، خلاصہ ، مقصارہ افیون سیال ایکسٹریکٹ آف اوپیم ۳½ اونس ، ڈسٹلڈ واٹر ۱۲ اونس ، الکحل (۹۰ فی صدی) ۴ اونس ۔ ایکسٹریکٹ آف اوپیم کو آب مقطر میں ایک گھنٹہ تک بھگوئیں اور کبھی کبھی ہلاتے رہیں ۔ پھر اس میں الکحل ملا کر

۲۴ گھنٹہ تک کسی سرد جگہ میں رکھنے کے بعد فلٹر کرلیں۔ سیال کا حجم پورا ایک پائنٹ ہونا چاہیے۔
طاقت ۱/۲ ۱۳ حصہ میں ایک حصہ یا ۱۵ منم میں ایک گرین افیون۔

مقدار خوراک ۵ سے ۳۰ منم

۳ پی لیولا پلمبائی کم اوپیو۔ (پل آف لیڈ وداوپیم، حب رصاص وافیون) لیڈ ایسی ٹیٹ سفوف ۳۶ گرین، اوپیم سفوف ۶ گرین، سیرپ آف گلوکوز ۴ گرین یا حسب ضرورت سب کو باہم ملالیں

طاقت :۔ ۸ حصے میں ایک حصہ افیون۔

مقدار خوراک :۔ ۲ سے ۴ گرین۔

۴ پلوس اوپیائی کمپا زیٹس (کمپونڈ پاؤڈر آف اوپیم، سفوف افیون مرکب) اوپیم سفوف ۲ حصہ، بلیک پیپر (مرچ سیاہ) سفوف ۴ حصہ، تخم زنجبیل سفوف ۱ حصہ، کیرری سفوف ۱۲ حصہ، ٹریگنے کنتھ سفوف ۱ حصہ سب کو باہم ملالیں۔

طاقت :۔ ۱۰ حصہ میں ایک حصہ افیون۔

استعمال ومنافع :۔ ۵ سے ۱۵ گرین تک اینوڈائن (مسکن الم) اور کاناٹک (مخدر) ہے
پلوس کریٹی ایرومیٹےکس کم اوپیو۔ (ایرومیٹک پاؤڈر آف چاک، ودا اوپیم خوشبودار سفوف چاک افیونی) ایرومیٹک پاوڈر آف چاک ۳۹ حصہ، اوپیم ایک حصہ۔ دونوں کو خوب مخلوط کریں۔

طاقت :۔ ۴۰ میں ایک حصہ افیون۔

مقدار خوراک :۔ ۱ سے ۶ گرین ایک سال کے نیچے کو ۱/۲ سے ۱ گرین تک۔

ٹنکچورا اوپیائی۔ (ٹنکچر آف اوپیم، لاڈنم، صبغ افیون، نقیص افیون) اوپیم ۲ ۱ اونس، الکحل ۹۰ فی صدی اور آب مقطر حسب ضرورت ۱۱۰ اونس آب مقطر کو ۲۰۰ درجہ فارن ہیٹ کی حرارت دے کر اس میں افیون حل کریں اور ۶ گھنٹہ رکھنے کے بعد اس میں ۱۱۰ اونس الکوحل ملا کر ۲۴ گھنٹہ تک ایک برتن میں علیحدہ رکھ دیں۔ پھر اس کو خوب دبا کر چھان لیں اور جو سیال حاصل ہو اسے ۲۴ گھنٹہ بعد فلٹر کرلیں۔ اس ٹرائگ ٹنکچر میں حسب ہدایت فارما کوپیا مارفین کی مقدار معلوم کریں اور پھر باقی سیال میں اس قدر سادی الحجم الکحل (۹۰ فی صدی) اور آب مقطر ملائیں کہ ایک سو کیوبک سنٹی میٹر ٹنکچر میں ۰.۷۵ گرام این ہائیڈرس مارفین پائی جائے۔

استعمال و منافع۔ ۵ سے ۱۵ منم تک دیں اگر ایک ہی خوراک دینی ہو تو ۲ سے ۴۰ منم
بجز لیڈرے ٹو (مسکن عمومی) نارکاٹک (مخدر) اور ہپناٹک (خواب آور) ہے

۷ ٹنکچورا پیانی ایمونی ایٹا۔ (ایمونی ایٹڈ ٹنکچر اوف اوپیم، تیفین یا مبخر افیون اموفی) ٹنکچر آف اوپیم ۲ فلوئیڈ اونس، بنزوئک ایسڈ ۱۸۰ گرین۔ آئل آف اینی ایک فلوئیڈ ڈرام۔ سولوشن آف اموفیا ۴ فلوئیڈ اونس، الکوحل (۹۰ فی صدی) حسب ضرورت آئل آف اینسی اور بنزوئک ایسڈ کو ۱۲ اونس الکوحل میں حل کرکے اس میں ٹنکچر اوپیم اور سولوشن آف ایمونیا ملائیں اور پھر اس قدر الکوحل اور ملائیں کہ کل حجم ایک پائنٹ ہو جائے۔

طاقت:۔ ۱۱۵ منم میں ۱/۲ گرین مارفین۔

استعمال و منافع۔ ۱/۲ سے ۱ فلوئیڈ ڈرام تک استعمال کرنا۔ ایکسپیکٹورینٹ (منفث) اور ایموڈائن (مخدر) ہے۔

۸ لینی منٹم اوپیانی:۔ لنی منٹ آف اوپیم، مروخ افیون ٹنکچر آف اوپیم ۲ فلوئیڈ اونس لنی منٹ آف سوپ ۲ فلوئیڈ اونس۔ دونوں کو باہم ملا کر چند روز کے بعد فلٹر کریں۔

طاقت:۔ ۲۷ حصہ میں ایک حصہ افیون۔

استعمال و منافع۔ اس کی مالش لوکل اینوڈائن (مقامی مخدر) ہے

انگوائنٹم ماتی ربے دس لیئڈ کمپوزیٹا (مائی روبولنیم اینڈ اوپیم آئنٹ منٹ) مائی رو بوبین آئنٹ منٹ امرہم بلیلہ، ۹۲۵ گرین۔ افیون کا باریک سفوف ۷۵ گرین۔ دونوں کو خوب باہم ملالیں۔

طاقت:۔ ۱۳/۱/۲ حصہ میں ۱ حصہ افیون۔

اس کے علاوہ افیون کمپونڈ پل آف سوپ۔ کمپونڈ پاؤڈر آف اپی کے کوانا (ڈوورس پاؤڈر) پل آف اپی کے کوانا ود کم بلا۔ پل آف اپی کے کوانا ود اسپی نیا۔ کمپونڈ پاؤڈر آف کا ٹو کمپونڈ لیڈ سپازی ٹریز۔ کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر (پیر سے گورک) وغیرہ میں بھی مستعمل ہے

مرویہ ۱۰ انیما اوپیائی (حقنہ افیون) ٹنکچر اوف اوپیم ۱ سے ۴۰ منم۔ میوسلج آف سٹارچ ۲ سے ۴ فلوئیڈ اونس (۱) ماسکر آف اوپیم ۲ حصے۔ میوسلج آف سٹارچ حسب ضرورت حسب کی مقدار

... حصہ دو جاتے باہم ملا دیں ۔ اس میں سے دو ڈرام بوقت ضرورت گرم استعمال کریں ۔

۲۔ لائیکوار اوپیائی سیڈیٹو (اوپیئم سیڈیٹو) یہ ٹنکچر اوپیم سے بہتر مسکن اور مخدر ہونے کی شہرت رہی ہے ۔ اور یہ دراصل ٹنکچر اوپیم کی نسبت کسی قدر تیز ہوتا ہے ۔

طاقت :۔ ۵ سے ۲۰ منم ۔

۳۔ لنکٹس اوپی ایٹس (لعوق افیون) ٹنکچر آف اوپیم ۲ منم اکسمل آف سکویل ۱۵ منم میوسلیج آف ٹریگیکنتھ ۱۵ منم ۔ گلیسرین ۱۵ منم ۔ ایلکسر آف کلوروفارم ۳ منم سیرپ تا ایک فلوئڈ ڈرام ۔

۴۔ لینی مینٹم اوپیائی امونی ایٹم (مروخ افیون امونی) ٹنکچر اوپیم ۔ کمپونڈ کیمفر لینی منٹ ۔ لینی منٹ آف سوپ ہر ایک ۲ حصہ ۔ لینی منٹ آف بیلاڈونا ایک حصہ سٹرانگ سولوشن آف امونیا ایک حصہ ۔ سب کو باہم ملا کر اور ایک ہفتہ رکھ کر فلٹر کریں

۵۔ وائنم اوپیائی (شراب افیون) ایکسٹریکٹ آف اوپیم ایک اونس سے من بارک (دار چینی) ۵ ، ۷ گرین ، کلوز (قرنفل) ۵ ، ۷ گرین ۔ شیری شراب ۲۰ فلوئڈ اونس ۔

طاقت :۔ اس کے ہر ایک فلوئڈ ڈرام میں تقریباً ۱ گرین مارفین ہوتی ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ۱۰ سے ۴۰ منم ۔

کنفیکشو اوپیائی (معجون افیون) ڈوورس پاؤڈر ۵ حصہ ، سیرپ ۵ ، ۷ حصہ دونوں کو باہم مخلوط کریں ۔

طاقت :۔ اس میں ۲½ فی صدی افیون ہوتی ہے

مقدار خوراک :۔ ۵ سے ۲۰ گرین

ان کے علاوہ نے پینتھی (اینوڈائن ٹنکچر) مارکوٹین نار کوٹین ، انار کوٹین ، اور کوٹارنین ہائیڈرو کورائیڈم سیٹپ ٹی سین وغیرہ بھی افیون کے مروجہ (نان افیشل) مرکبات میں سے ہیں ۔

مارفین کے مرکبات

مصدقہ

مارفائنی ایسیٹاس :۔ (مارفین ایسی ٹیٹ) مارفین کو پانی اور ایسی ٹک ایسڈ (تیزاب سرکہ)

میں حل کر کے باحتیاط خشک کر لیتے ہیں ۔ یہ ایک ہلکا سفید قلمی سفوف ہوتا ہے ۔ جس میں سرکہ کی خفیف بو آتی ہے ۔ ذائقہ تلخ ۔ کھلی ہوا میں رکھنے سے تیزاب اُڑ جاتا ہے اس لیے اس دوا کو عنبری رنگ کی مضبوط ڈاٹ والی شیشی میں رکھنا چاہیے ۔

مقدار خوراک ۱/۸ سے ۱/۲ گرین ۔

افعال :- اینوڈائن (مسکن الم) ہپناٹک (خواب آور) اور کارناٹک (مخدر) ہے ۔

لائیکوار مارفائنی ایسی ٹیٹس ۔ سولیوشن آف مارفین ایسی ٹیٹ ۔ مارفین ایسی ٹیٹ ۱/۴ ۔ ۷ گرین ۔ ڈائیلیوٹڈ ایسی ٹک ایسڈ ۸ م منم ۔ الکحل (۹۰ فی صدی) تا ایک اونس ۔ ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت ۔

پہلے الکوحل میں مساوی الحجم آب مقطر ۔ اور ڈائیلوٹ ایسی ٹک ایسڈ ملا کر اس میں مارفین ایسی ٹیٹ حل کریں ۔ پھر اس میں اس قدر آب مقطر اور ملائیں کہ کل سولیوشن کا حجم ۴ فلوئڈ اونس ہو جائے ۔

طاقت :- ۱۰ منم میں اگرین مارفین ایسی ٹیٹ ۔

مقدار خوراک :- دس سے ساٹھ منم ۔

(مارفین ہائیڈرو کلورائیڈ) یہ ہائیڈرو کلورائڈ ہے ایک ایلکلائڈ کا جو کہ افیون سے حاصل ہوتا ہے ۔ سفید چمکدار ۔ ریشم کی طرح ملائم ۔ سوزنی قلموں یا قلمی ذرات کی شکل میں ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک :- ۱/۸ سے ۱/۲ گرین ۔

افعال

اینوڈائن ۔ ہپناٹک اور کارناٹک

لائیکور مارفائنی ہائیڈرو کلورائی ڈائی (سولیوشن آف ہائیڈرو کلورائڈ آف مارفین) ہائیڈرو کلورائڈ آف مارفین ۱/۴ ۔ ۷ اگرین ۔

ڈائیلوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ۸ م منم ۔ الکحل (۹۰ فی صدی) ایک فلوئڈ اونس ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت ۔

پہلے الکوحل میں مساوی الحجم ڈسٹلڈ واٹر اور ڈائیلوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ملا کر اس میں مارفین ہائیڈرو کلورائڈ حل کریں اور پھر اس میں اس قدر آب مقطر ملائیں ۔ کہ سولیوشن کا کل حجم ۴ فلوئڈ

ادلس ہو جائے۔

طاقت:۔ ۱۰ منم میں ایک گرین مارفین ہائڈرو کلورائڈ۔

مقدار خوراک:۔ ۱۰ سے ۸۰ منم۔

سپازی ٹوریا مارفائنی:۔ مارفین سپازی ٹریز، مارفین ہائڈرو کلورائڈ ۳ گرین

آئل آف تھیوبروما حسب ضرورت۔

آئل آف تھیوبروما کو پگھلا کر اس میں مارفین کو حل کرلیں۔ یعنی پہلے تھوڑے سے روغن میں حل کر کے پھر بقیہ روغن ملائیں۔ جب وہ سرد ہونے لگے تو اسے سانچوں میں ڈھال کر کے ۱۲ سپازی ٹریزی (شیاف) بنالیں۔

طاقت:۔ ہر ایک شیاف میں $\frac{1}{4}$ گرین مارفین۔

ٹنکچورا کلوروفارمائی ایٹ مارفائنی کمپاذیٹا۔ (کمپونڈ ٹنکچر آف کلوروفارم اینڈ مارفین) اس کے ۱۰ منم میں $\frac{1}{11}$ گرین مارفین ہائیڈروکلورائڈ $\frac{1}{2}$ منم ڈائلیوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ $\frac{3}{4}$ منم کلوروفارم اور ایک منم ٹنکچر آف ہیمپ ہوتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ ۵ سے ۱۵ منم۔

ٹروکس کس مارفائنی:۔ (مارفین لوزنج) مارفین ہائڈرو کلورائڈ $\frac{1}{24}$ گرین ٹولو بےلس کے ہمراہ لوزنج بنالیں۔

طاقت:۔ ہر ایک لوزنج میں $\frac{1}{24}$ گرین مارفین ہائیڈرو کلورائڈ ہوتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک سے چھ لوزنج (قرص)

ٹروکس کس مارفائنی ایٹ اپی کے کوانئی:۔ (مارفین اینڈ اپی کے کوانا لوزنج) مارفائین ہائڈرو کلورائڈ $\frac{1}{24}$ گرین اپی کے کوانا کی جڑ کا سفوف $\frac{1}{12}$ گرین ٹولو بےلس کے ہمراہ ملاکر قرص (لوزنج) بنالیں۔

طاقت:۔ ہر قرص میں $\frac{1}{36}$ گرین مارفین ہائڈرو کلورائڈ۔

مقدار خوراک:۔ ایک سے چھ لوزنج۔

مارفائنی ٹارٹراس:۔ (مارفین ٹارٹریٹ مارفین لیمونی) مارفین اور ٹارٹرک ایسڈ

(تیزاب لیموں) کو ذرسی تناسب میں ملانے سے تیار ہوتی ہے۔ سفید سفوف کی شکل میں جس میں باریک سوزنی قلمیں ملتی ہیں پائی جاتی ہے۔

طاقت :۔ ۱/۸ سے ۱/۲ گرین

افعال :۔ اینوڈائن (مسکن) ہپناٹک (منوم) اور کارنانک (مخدر) ہے

انجکشیو مارفائنی ہائیپوڈرمیکا (ہائیپوڈرمک انجکشن آف مارفین) ٹارٹریٹ ۵۰ گرین۔ آب مقطر حسب ضرورت۔

تازہ جوش دے کر سرد کیے ہوئے آب مقطر میں مارفین ٹارٹریٹ کو حل کریں اور پھر ویسا ہی اور آب مقطر اس قدر ملائیں کہ کل حجم ۱۰۰ منم ہو جائے۔

طاقت :۔ ۱۰۰ منم میں ۱۲۵ گرین (۵ فی صدی) مارفین ٹارٹریٹ۔

مقدار استعمال :۔ ۵ منم سے ۱۰ منم زیر جلد پچکاری کرنے کے لیے لائیکوار مارفائنی ٹارٹریس (سلیوشن آف مارفین ٹارٹریٹ) مارفین ٹارٹریٹ ۱/۲ ۱۷ گرین۔ الکحل (۹۰ فی صدی) ایک فلوئڈ اونس ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر) حسب ضرورت۔

الکحل میں مساوی الحجم آب مقطر ملا کر اس میں مارفین ٹارٹریٹ کو حل کریں اور پھر اس میں اس قدر آب مقطر اور ملائیں۔ کہ کل حجم ۴ فلوئڈ اونس ہو جائے۔

طاقت :۔ ۱۱۰ منم میں ایک گرین (ایک فی صدی) مارفین ٹارٹریٹ۔

مقدار خوراک :۔ ۱۰ سے ۶۰ منم۔

ھ وجہ :۔ مارفینا (مارفین) یہ افیون کا خاص ایلکلائیڈ ہے جو سفید قلمی سفوف کی صورت میں ہوتا ہے۔ مارفین ہائڈروکلورائڈ۔ مارفین ایسی ٹیٹ اور مارفین ٹارٹریٹ اس سے بنتے ہیں

مقدار خوراک :۔ ۱/۸ سے ۱/۲ گرین

افعال :۔ میں مارفین ہائیڈروکلورائڈ سے مشابہ ہے۔

ڈائیمونین :۔ (مونو ایتھل ہائڈروکلورائڈ) یہ افیون کا مصنوعی کیمیائی مرکب ہے۔ جو کہ مارفین اور کوڈائن سے تیار ہوتا ہے۔ ایک تلخ بے بو، سفید قلمی سفوف کی صورت میں ملتا ہے

استعمال و منافع :۔ ۱/۴ سے ۱/۲ گرین تک پانی میں حل کرکے یا شربت کی صورت میں دیتے

ہیں ۔ مارفین کا نہایت عمدہ بدل ہے اور مضرات مارفین سے بری ۔ عموماً مافیون یا مارفین کی عادت چھڑانے کے لیے استعمال کرتے ہیں لیکن زیادہ تر انل گے یک (مسکن الم) کے طور پر مستعمل ہے ۔ مختلف طریقوں سے استعمال کرنا بیاض العین کے لیئے بہترین علاج ہے ۔ تھائی سس (سل) اور برانکائی ٹس (سعال) میں بھی مفید ہے ۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مروجہ (نان آفیشل) مرکبات بھی مستعمل ہیں ۔ جن کا مفصل تذکرہ طوالت کے پیش نظر ترک کیا جاتا ہے ۔

۱۔ انجکشیو مارفائنی ایبٹ ایٹرو پینی ہیپوڈرکا (۲) ہائپوڈرمک سے پیکس (۳) تنکش مارفائنی (۴) تنکٹس سیڈے ٹائوس (تنکٹس مارفائنی ایسڈس) وغیرہ

مجربات برائے رمد چشم ۔ ٹنکچر آف اوپیم ½ ڈرام ۔ بورک ایسڈ ۳ گرین سلفیٹ آف زنک ۲ گرین ۔ ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر) اس قدر کہ تمام دوا ایک اونس ہو جائے سب کو پانی میں حل کر کے رکھ لیں ۔

استعمال ومنافع ۔ بوقت ضرورت ڈراپر باٹل یا ڈراپر سے ایک دو قطرے ہر ایک آنکھ میں ٹپکائیں آشوب چشم میں مفید و مجرب ہے ۔ آنکھ کی سرخی اور درم کو دور کرتا ہے ۔

۲ ۔ برائے درد دنداں ۔ ٹنکچر اوپیائی ½ ڈرام ۔ کلوروفارمائی ½ ڈرام کر یوزوٹمائی ½ ڈرام ٹنکچر اینزوئنی کمپازیٹا ایک ڈرام سب کو باہم ملالیں ۔

استعمال ومنافع ۔ ذراسی روئی اس میں تر کر کے کرم خوردہ دردناک دانت میں رکھیں درد دور ہو جاتا ہے ۔

۳ ۔ برائے درد گوش ۔ ٹنکچر اوپیائی ۔ ٹنکچر ابیلاڈونی ۔ ساوی لے کر ملالیں ۔

استعمال ومنافع ۔ نیم گرم کر کے پانچ پانچ قطرے دن میں چند بار ماؤف کان میں ڈالیں ۔ درد گوش (اٹائیٹس) میں مفید ہے ۔

برائے ذات الجنب ۔ ٹنکچر اوپیائی ۲ ڈرام ۔ ٹنکچر ایکونائی ٹائی دونوں کو ملالیں ۔

استعمال ومنافع ۔ آٹھ آٹھ قطرے قدرے پانی میں ملا کر دو دو گھنٹے بعد دیں ۔ پیری ٹوناٹیٹس (سوزش باریطون) اور ذات الجنب شدید کو مفید ہے ۔

۵۔ برائے اوجاع عضلات :۔ ٹنکچر اوپیائی، ٹنکچر ابیلاڈونی ہر دو ہم وزن لے کر اچھی طرح ملالیں۔

استعمال ومنافع :۔ بقدر ضرورت لے کر مقام ماؤف پر مالش کریں۔ عضلاتی درد کو تسکین دینے میں مجرب ہے۔

۶ برائے اسہال :۔ پلوس کریٹی ایرومیٹے کس کم اوپیو۔ اگرین۔ پلوس کاٹنو کمپاؤنس ۱۰ گرین۔ ایکوا منے مونیائی تا ایک اونس سب کو باہم ملالیں۔

استعمال ومنافع :۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں اسہال میں مفید ہے۔

۷۔ برائے ہیضہ :۔ ٹنکچر اوپیائی، ٹنکچر اسائی سپرٹس کیمفوری ہر ایک ۴ ڈرام۔ کلوروفارمائی ۱/۲ ۲ ڈرام، الکحل تا ۱/۲ ۲ اونس آئس میں حل کر کے رکھ لیں۔

استعمال ومنافع :۔ ۲۰ تا ۳۰ منم (قطرے) قدرے برفاب میں ملا کر گھنٹے یا دو گھنٹے کے وقفہ سے چند بار دیں ہیضہ میں نافع ہے۔

۸ برائے پیچش :۔ ٹنکچر اوپیائی ۲ ڈرام، اوئیم میٹری بن تھی نی ایک ڈرام، اولیم ایگڈلی ۱/۲ ڈرام، میوسیلگو اکیس ای ۵ ڈرام، ایکوالاردیرے سائی ۱/۲ اونس باہم مخلوط کر کے رکھیں

استعمال ومنافع :۔ ایک چمچہ چائے ہر چوتھے یا چھٹے گھنٹہ بعد دیں۔ پرانی پیچش میں نیز شدید پیچش میں جب کہ شدید علامات مرض رفع ہو چکی ہوں۔ مفید و مجرب ہے۔

۹ برائے عرق النساء :۔ مارفائنی ہائڈروکلورائڈ ۱/۸ گرین، کوکینی ہائیڈروکلورائڈ ایک گرین سوڈیم کلورائڈ ایک گرین، کاربالک ایسڈ ۱ منم، ایکوڈسٹی لیٹی تا ایک اونس خوب ملالیں۔

استعمال ومنافع :۔ اس میں سے ۱ یا ۲ منم رفتار عصب کے متوازی گہری پچکاری کریں عرق النساء (سیاٹیکا) میں سودمند ہے۔

بچینٹ بیچمز کف پلز :۔ مارفیا (جوہر افیون) ۱/۴ گرین، پاؤڈر سکول ابی سیڈ ۳۰ گرین ایمونیا ۳۰ گرین، ایکسٹریکٹ لکرد ۴۰ گرین سب کو ملا کر کسی لعاب سے گولیاں بنالیں۔

استعمال ومنافع :۔ ۲ سے ۶ گولیاں دن میں ۳ بار استعمال کریں۔ کھانسی۔ دمہ۔

خراش گلو اور سانس پھولنے میں نہایت مفید ہیں

کیٹنگز کف لوزنجز:

مارفیا ۱/۲ گرین۔ اپی کے کوآنا ۸ گرین۔ ایکسٹریکٹ آف گلرز ۲ ۱/۲ ڈرام۔ شکر سفید ۱۲ ۱/۲ اونس۔ سب کو ملا کر ۱۰۰ ٹکیاں بنالیں۔

استعمال و منافع:۔ معمولی خراش گلو میں رات کو سوتے وقت ایک یا دو ٹکیاں رات کو منہ میں رکھ کر چوسیں۔

شدید کھانسی اور دمہ وغیرہ میں دن میں آٹھ یا دس دفعہ استعمال کریں۔ کھانسی، دمہ، خراش گلو اور سانس پھولنے میں معمول ہیں۔ معدے کو درست رکھتی ہیں

کشتہ جات میں افیون کا استعمال

کشتہ جست:

جست ۱/۲ چھٹانک لے کر ایک آہنی کڑاہی میں پگھلا کر اس میں ایک ماشہ افیون تھوڑی تھوڑی ڈالیے اور آہنی رگڑے سے رگڑتے جائیں شگفتہ ہونے پر اتار کر باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں

استعمال و منافع:۔ امراض چشم، مثلاً پھولا و گرے وغیرہ وغیرہ کے لیے نہایت مفید ہے

آملہ

عالیجناب لالہ جگن ناتھ جی وید شاستری۔۔۔ جنڈ

مختلف نام:۔ اس کو سنسکرت میں شری پھل، پرورکیا، کورنگ، آملی، شوآ، جاتی پھل سید حورسا، ویستھ، امرت پھل، کول پھل، ردیا دھارا، امرت او بھوا، ساتری پھل، کا ملک۔

آملک وغیرہ کہتے ہیں ۔ اس کا ہندی نام آنولا اور آملہ ہے ۔ ہندوستان کی دیگر اکثر زبانوں میں اسے آنولہ یا آملہ کے نام سے ہی موسوم کیا جاتا ہے ۔ لاطینی میں اسے فائی لینتھس ایمبلیکا اور انگریزی میں ایمبلک مائی روبیلنس کہتے ہیں ۔

مقام پیدائش :۔ یہ ایک مشہور عام درخت ہے جو کہ برصغیر کے اکثر گرم علاقوں میں خود رو یا مزروعہ حالت میں پیدا ہوتا ہے ۔ کوہ ہمالیہ کے دامن میں جموں سے مشرق کی طرف اور نیچے لنکا تک تقریباً ہر جگہ دستیاب ہوتا ہے ۔

حلیہ وغیرہ :۔ اس کا درخت تیس سے چالیس فٹ تک اونچا اور گولائی میں اکثر ۳ سے ۵ ۔ ۶ فٹ تک موٹا ہوتا ہے ۔ لیکن بعض درخت دس فٹ گولائی تک بھی دیکھنے میں آتے ہیں ۔ اس کا درخت خوب مضبوط ، پھیلا ہوا اور خوبصورت ہوتا ہے ۔ اس کی چھال تقریباً ½ انچ موٹی اور بیرونی طرف بھورے رنگ کی ہوتی ہے ۔ اور اس پر بقاعدہ سے داغ ہوتے ہیں لیکن اندرونی طرف سے سرخ رنگ کی ہوتی ہے ۔ اس کی لکڑی سرخ اور سخت ہوتی ہے ۔ اور اگر اس کو کچھ عرصہ کے لیے کاٹ کر رکھ دیا جائے تو اکثر پھٹ جاتی ہے یا خم کھا جاتی ہے ۔ کہ جس کی وجہ سے عمارت و دیگر سامان بنانے کے لیے موزوں نہیں ہے ۔

اس کے پتے املی کے پتوں کی مانند چھوٹے چھوٹے اور ہلکے سبز رنگ کے ہوتے ہیں پھول سنہری مائل زرد رنگ کے گچھوں میں لگتے ہیں ۔ اس کا تازہ پھل بیر کی شکل کا گول اور خوبصورت ہوتا ہے اور اس کی چھ پھانکیں ہوتی ہیں ۔ جس کے اندر مثلث شکل کی سفید رنگ کی گٹھلی ہوتی ہے گٹھلی کو توڑنے پر اندر سے تین خانے ملتے ہیں اور ایک خانے میں دو دو تخم ہوتے ہیں یعنی کہ ہر ایک گٹھلی میں سے چھ عدد تخم نکلتے ہیں ۔ خام آملہ کا رنگ سبز ہوتا ہے پکنے پر زرد یا سنہری مائل زرد ہو جاتا ہے ۔ خشک آملوں پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں ۔ اور رنگت سیاہی مائل نیلگوں ہو جاتی ہے ۔

پھاگن سے بیساکھ کے مہینے تک اس کو پھول لگتے ہیں اور اسوج سے ماگھ تک اس کے پھل پک جاتے ہیں ۔

اقسام :۔ آملہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک جنگلی دوسرا پیوندی ۔ جنگلی آملے چھوٹے

ہوتے ہیں۔ اور پیوندی بڑے بڑے ۔ چھ ماشہ کے وزن سے لے کر ۲ تولہ کے وزن تک کے آملے دیکھے جاتے ہیں ۔

پیوندی آملوں میں سے بنارس اور بریلی کے آملے زیادہ مشہور ہیں ۔ ان میں سے ایک ایک آملہ ۵، ۵، ۶، ۶ تولہ کا ہوتا ہے ۔

اجزائے ترکیبی ۔ طب قدیم کے مطابق اس کے پھل وغیرہ میں گیلک ایسڈ، ٹینک ایسڈ گلوکوز، البومن وغیرہ اجزا پائے جاتے ہیں ۔

حصص مستعملہ ۔ طب آیورویدو غیرہ میں آملے کے پھل بکثرت استعمال کیے جاتے ہیں ۔ لیکن کئی دفعہ مغز تخم آملہ، برگ آملہ، پوست آملہ، بیخ آملہ اور پھول وغیرہ بھی استعمال میں لائے جاتے ہیں ۔

افعال و منافع ۔ آملہ کے تازہ پھل کی تاثیر سرد، پیشاب آور ملین تسلیم کی گئی ہے خشک پھل قابض ہوا کرتے ہیں ۔ اس کے پھلوں کی تاثیر سرد ۔ اور ملین ہے لیکن پوست آملہ قابض ہے ۔

فوائد : آیوروید کے مشہور و مستند مخزن المفردات "بھاؤ پرکاش" میں لکھا ہے کہ آملہ ہر ڑ کے مطابق اوصاف رکھتا ہے ۔ لیکن اس میں ایک خاص وصف ہے کہ یہ (رکت پت یعنی جسم) کے کسی بھی حصہ سے خون کا آنا مثلاً ناک، منہ وغیرہ اور پرمیہہ (جریان) وغیرہ کو خاص کر نافع ہے منی کو بکثرت پیدا کرتا ہے ۔ اور رسائن ہے ۔

ترش ہونے سے وایو کو اعتدال پر لاتا ہے ۔ میٹھا یعنی شیریں ہونے سے صفرا کو نیز خشک اور کسیلا ہونے سے بلغم کو اعتدال پر لاتا ہے ۔ گویا ہر سہ اخلاط کو اعتدال پر لاتا ہے ۔ ایک اور ویدک مخزن المفردات (نگھنٹو) میں لکھا ہے ۔

آملہ کسیلا، ترش، شیریں سرد اور ہلکا ہے ۔ اور یہ جلن، صفرا، قے، پرمیہہ (جریان وغیرہ) تپ دق کو دور کرتا ہے ۔ اور رسائن ہے ۔ پھر لکھا ہے کہ ۔

آملہ تلخ شیریں ۔ کسیلا اور زیادہ ترش ہوتا ہے بلغم کو نافع ہے کھانے کی طرف رغبت پیدا کرتا ہے اور نہایت سرد تاثیر رکھتا ہے، رکت پت کو رفع دفع کرتا ہے، تھکاوٹ، قے، قبض اور اپھارہ کے لیے آب حیات کی تاثیر رکھتا ہے ۔ ایک اور نگھنٹو میں لکھا ہے ۔

ہرتکی (ہرڑ) کی مانند آملہ کثرت پسینہ اور چربی کو دور کرتا ہے ترش ہے ۔ منی کو بکثرت پیدا کرنے والا اور ٹھنڈا ہے ۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑتا ہے ۔ بالوں کے لیے مفید پیاس اور کف پت کو نافع ہے ۔

استعمال :۔ آملہ ، نکسیر ، قے وغیرہ کئی امراض کی زود اثر دوا ہے ۔ اس سے بیسیوں مجرّب مرکبات تیار کیے جاتے ہیں ۔ لیکن ہم مضمون ہذا میں ان تمام مرکبات کو تحریر نہ کرسکنے صرف آیورویدک کے مایہ ناز مرکب "چیون پراش اولیہ" پر مفصل روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے کہ جس کا جزو اعظم آملہ ہی ہے ۔ اور جس کی بدولت یہ رسائن اس قدر زود اثر و مفید ثابت ہوتی ہے ۔

ہمیں کامل اُمید ہے کہ سینکڑوں مجربات لکھنے کی بجائے صرف ایک مجرب نسخہ بدرجہا بہتر اور مفید رہے گا ۔

چیون پراش اولیہ :

چیون پراش اولیہ طب آیورویدک کی مشہور و معروف ادویات میں سے ہے ۔ جس کے متعلق پرانوں اور چرک سنگھتا وغیرہ میں ایک روایت مشہور ہے کہ چیون رشی ریاضت کرتے کرتے بوڑھے اور ازحد کمزور ہو گئے یہاں تک کہ ان کا جسم سوکھ کر ہڈیوں کا پنجر رہ گیا بلکہ لکھا ہے کہ دن رات ایک ہی جگہ پر بیٹھے رہنے سے ان کے جسم پر مٹی پڑ کر گھاس اُگ آئی تھی ۔ ایسی ضعیفی کے عالم میں انہیں اولاد پیدا کرنے کی زبردست خواہش پیدا ہوئی ۔ اس وقت اشونی کماروں نے اس رشی کو ایک اولیہ بنا کر دیا کہ جس کے استعمال سے رشی کی تمام کمزوریاں رفع دفع ہو گئیں ۔ اور وہ ضعیف العمر چیون رشی پھر ایک بار جوان ہو کر اولاد پیدا کرنے کے بالکل قابل ہو گئے ۔ وہی اولیہ اس وقت سے کتب میں چیون پراش یعنی چیون رشی کی خوراک کے نام سے مشہور ہے ۔

اس کا مبارک نسخہ تقریباً تمام آیورویدک کتب میں درج ہے ۔ لیکن دراصل یہ مبارک نسخہ آیورویدک کے مبارک گرنتھ چرک سنگھتا کا ہے اور وہیں سے دیگر تمام کتب میں نقل کیا گیا ہے

قدیم رشیوں کی مشہور و معروف دوائیوں میں سے افضل ہونے کی وجہ سے معمولی سے معمولی وئید بھی اسے استعمال میں لاتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ تمام آیورویدک فارمیسیوں میں بکثرت

تیار کیا جاتا ہے ۔ لیکن اس وقت تک جس کسی بھی فارمیسی میں چیون پراش تیار کیا جاتا ہے ۔ وہ
دراصل حقیقی چیون پراش نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کے بعض اجزا ہزار کوشش کرنے کے باوجود بھی
دستیاب نہیں ہوتے ۔

اور جو نسخہ مکمل اور اصل اجزا سے تیار نہ کیا جائے وہ نسخہ بھلا کس طرح سے تجویز کرنے والے
کی تحریر کے مطابق فائدہ بخش ہوگا ۔

اس کے علاوہ اس کے تیار کرنے کے طریقہ میں بھی اکثر ویدوں میں اختلاف رائے ہے
یہی وجہ ہے کہ ایک فارمیسی کا تیار کردہ چیون پراش اولیہ دوسری فارمیسی کے تیار کیے ہوئے چیون
پراش سے کئی لحاظ سے مختلف ہوتا ہے کسی فارمیسی کا تیار کردہ بہت گاڑھا جون کی مانند ہوتا ہے
اور کسی کا بالکل چٹنی کی مانند رقیق ۔ علاوہ ازیں کسی کا شکل و صورت میں بالکل سیاہ فام کسی کا بھورا
سیاہ اور کسی کا سرخی مائل ۔ اس طرح ذائقہ میں کسی کا بہت زیادہ میٹھا کسی کا کم میٹھا کسی کا بہت
کیلا کسی کا کم کیلا اور کسی کا عمدہ ذائقہ دار یہی نہیں کہ مختلف کارخانوں کے تیار کردہ چیون پراش
شکل و صورت یا ذائقہ میں صرف مختلف ہوتے ہیں بلکہ اس طرح ان کے استعمال سے ان کے اوصاف
میں بھی دن رات کا فرق ہوتا ہے ۔ کہیں کہیں کا تیار کردہ دق اور کھانسی میں حیرت انگیز فائدہ
کرتا ہے اور کسی کا بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے ۔ یعنی کہ اس کے استعمال سے
کھانسی کم ہونے کے بجائے اور بڑھ جاتی ہے ۔ بھوک بند ہو جاتی ہے ۔ قبض رہنے لگتی ہے اور
کہیں کہیں کا چیون پراش تاثیر میں اس قدر گرم ہوتا ہے کہ اس کے استعمال سے مریض کو بلغم کے ساتھ
خون آنا شروع ہو جاتا ہے غرضیکہ اس طرح کئی اختلافات دیکھنے میں آتے ہیں ۔ ان اختلافات
کی صرف یہی وجہ ہے کہ چیون پراش اولیہ ہر ایک کارخانہ میں اپنے اپنے طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے
کئی وید تو نہ دستیاب ہونے والے اجزا کی بجائے شاستروں کے فرمان کے مطابق
ان کے بدل (پرتی ندھی) شامل کر لیتے ہیں ۔ کئی ان کی بدل کی اشیاء کو بھی شامل نہیں کرتے
کئی اصل نسخہ کی تحریر کے بموجب کھانڈ کو شامل کرتے ہیں اور کئی اپنی رائے کے مطابق کھانڈ کا
وزن دوگنا یا چوگنا کر دیتے ہیں ۔ کئی دستور کے مطابق پانچ صد آملوں کے وزن کا شمار ۳۲ سیر
کرتے ہیں ۔ تو کوئی ۱۲½ سیر اور کئی ۶¼ سیر ۔ علاوہ ازیں نسخہ میں جہاں تیل اور گھی مرورالشاء

ڈالنے کو لکھا ہے تو کئی وئید مرور اشیاء کو نہ ڈال کر صرف گھی ڈال دیتے ہیں ۔ اور کئی گھی بھی شامل نہیں کرتے ۔ اور آملوں کو بغیر بریاں کیے ہی ادلیہ تیار کر لیتے ہیں ۔

غرضیکہ ہر ایک اپنی رائے کا مالک ہے ۔ جس کی وجہ سے ایک ہی مرکب مختلف شکلوں میں بازار میں فروخت ہو رہا ہے جو کہ آیورویدک کے لیے بدنامی کا باعث ہے اس لیے ہماری تمام وئید دوں سے پرزور التماس ہے کہ وہ اس کی تیاری کے پیچیدہ مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں ۔

ہمیں سالہا سال کے تجربہ کے بعد جو بہترین طریقہ معلوم ہوا ہے وہی ہم آپ کے لیے درج کرتے ہیں ۔ جس سے چیون پراش ادلیہ کی فی زمانہ کی بہت سی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں اور اُمید افزا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ۔ اگر کوئی صاحب اس سے بہترین رائے دیں گے تو ان کی قیمتی رائے کو بصد شکریہ قبول کیا جائے گا ۔

اجزا و ترکیب ۔ پوست بیل ، پوست ارنی ، پوست شیوناک (سوناپاٹھا) پوست کانبھری (کنبھاری) پوست پاڈہل ، بیخ بلا گنی کمرتی ، شالپرنی ، پرشٹ پرنی ، مگدپرنی ، ماش پرنی طفل دراز ، گوکھرو ، کنڈیاری خورد ، کنڈیاری کلاں ، کاکڑا سنگی ، بھوئی آملہ ، مویز منقی ، جیونتی ، پوہکر مول ، اگر (عود) پوست ہلیلہ ، گلو ، ردھی ، جیوک ، رشبھک ، کچور ، ناگرموتھا بیخ بسکھپرہ میدا ، الائچی خورد ، گل کنول (نیلوفر) سفید صندل ، بداری قند ، پوست بیخ بانسہ ، کاکولی ، کاک ناسہ یہ سب ادویات چار چار تولہ لیں ۔ گوکھرو ، کنڈیاری خورد و کلاں کے سوائے باقی تمام ادویات کو جو کوب کر کے ایک قلعی دار دیگ میں ڈال دیں ، اور گوکھرو اور کنڈیاری خورد و کلاں ہر سہ اشیاء کو جو کوب کر کے اور پانصد تازہ آملوں کو دو الگ الگ سفید کھدر کی تھیلیوں میں باندھ کر دیگ میں ڈال دیں ۔ اب اس میں بتیس سیر پانی ڈال لیں اور نرم نرم آگ پر پکائیں جب پک کر پانی آٹھواں حصہ رہ جائے تو دیگ کو آگ پر سے اتار لیں ۔ اور ٹھنڈا ہونے پر تھیلیوں کو اس میں سے باہر نکال کر گوکھرو وغیرہ ہر سہ ادویہ کی تھیلی کو پھینک دیں ۔ کیونکہ اس سے اب ہمارا کوئی سروکار نہیں رہا ہے ۔ آملوں کو تھیلی میں سے نکال کر ہر ایک آملہ کی گٹھلی نکال دیں ۔ اب کسی

ع۱ گوکھرو وغیرہ ہر سہ ادویہ کو ایک الگ تھیلی میں صرف اس لیے باندھا گیا ہے کہ یہ تمام ادویات کانٹے دار ہیں ۔ اور اگر ان کو دیگر ادویہ کے ہمراہ شامل کر لیا جائے تو جوشاندہ کے چھاننے وقت ۔ باقی بر صفحہ ۱۰۰

ظلی دار برتن پر کوئی مضبوط و سفید پارچہ (سفید کھدر بہت ٹھیک رہتا ہے) باندھ کر آملوں کو اوپر ڈال کر ہاتھوں سے خوب ملیں۔ تاکہ وہ مالیدہ ہو کر کپڑے میں سے نیچے برتن میں چلے جائیں اور کپڑے کے اوپر جو ان کا ریشہ و چھلکا رہ جائے گا اس کو پھینک دیں۔ پھر ادویہ کے جوشاندہ کو چھان کر بیدار کھ لیں۔ آملوں کے عصارہ کو کسی ظلی دار برتن میں ڈالیں اور اس میں چوبیس تولہ روغن زرد اور ۲۴ تولہ خالص تلوں کا تیل ڈال کر آہستہ آہستہ نرم آنچ پر بھون لیں۔ حتیٰ کہ آملوں کا تمام پانی خشک ہو جائے۔ پھر اس میں جوشاندہ اور ۲½ سیر کھانڈ یا عمدہ مصری ملا کر نرم نرم آنچ پر پکائیں حتیٰ کہ ان کا قوام ایسا ہو جائے جیسا کہ معجون کا ہوتا ہے جب قوام ٹھیک ہو جائے تو اس کو آگ سے اتار کر نیچے رکھ لیں اور مندرجہ ذیل ادویہ کا باریک سفوف جو پیشتر ہی سے تیار رکھا ہو اس میں آمیز کر دیں

سفوف کی ادویات۔ طباشیر نقرہ ۱۶ تولہ، فلفل دراز ۸ تولہ، دارچینی، الائچی خورد، تیج پات، ناگ کیسر ہر ایک ایک تولہ۔

بعد میں ٹھنڈا ہونے پر اس میں ۲۴ تولہ بالکل خالص شہد ملا دیں۔ بس اب چیون پراش اولیہ بالکل تیار ہے[سلہ]

بقیہ صفحہ ۹۹ بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے کانٹے چھاننے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ کہ جس سے جوشاندہ بخوبی نہیں چھانا جا سکتا۔ لیکن ان کو الگ پوٹلی میں باندھ دینے سے جہاں مذکورہ تکلیف کو برداشت نہیں کرنا پڑتا وہاں ان ادویات کی تاثیر بھی خود بخود جوشاندہ میں آجاتی ہے۔ غرضیکہ صرف سہولت کو مدنظر رکھ کر ایسا کیا گیا ہے ۱۲۔

سلہ پانی کے خشک ہو جانے پر آملوں کا عصارہ قدرے سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ اور عصارہ گھی کو چھوڑ دینے کے علاوہ کڑچھے کے ساتھ بھی نہیں لگنے پاتا یعنی کہ اگر ٹھیک بھونے ہوئے عصارہ آملہ کو کڑچھے میں ڈال کر الٹا دیا جائے۔ تو تمام کا تمام نیچے گر پڑتا ہے۔ کڑچھے کے ساتھ چسپاں نہیں رہتا۔

اگر آملوں کا عصارہ خام رہ جائے تو چیون پراش اولیہ بہت جلد بگڑ جاتا ہے اور جن کارخانوں میں اس کی احتیاط نہیں کی جاتی۔ ان کے چیون پراش میں تین چار ماہ کے بعد بو پیدا ہو جاتی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) سلہ پیشتر ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کہ چیون پراش اولیہ دراصل چونکہ ... (بقیہ بر صفحہ ۱۰۱)

ترکیب تیاری میں خاص راز کی باتیں:

(۱) اس کو تیار کرتے وقت ایک اہم تکلیف دہ پیش ہوا کرتی ہے وہ یہ کہ مہرشی چرک نے صاف صاف الفاظ میں تحریر فرمایا ہے ۔ کہ کمل نسخہ کی تیاری کے لیے پانصد تازہ آنولے لیے جاتے ہیں ۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ کس وزن کے پانچ صد آنولے لیے جائیں کیونکہ ہمیں بازار

(حاشیہ صفحہ ۱۰۰) کا نسخہ ہے ۔ دیگر کتب کے نسخہ جات اور چرک سنگھتا کے نسخہ میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے ۔ اور جو تھوڑے سے فرق ہے وہ درست کیا جاسکتا ہے دیگر کتب کے متعلق نہ لکھتے ہوئے ہم شارنگدھر کے تحریر کردہ نسخہ کے متعلق ہم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ اکثر دواخانوں میں صرف انہی دو کتب کے مطابق اس مبارک نسخہ کو تیار کیا جاتا ہے ۔

شارنگدھر میں جو شامذہ کی ادویات میں دو اجزاء زائد آمیز کیئے گیے ہیں ۔ یعنی یہ کہ مہامیدا اور کیر کاکولی یا یوں سمجھ لیجئے کہ شارنگدھر میں تقریباً کمل اشٹ ورگ ڈالا گیا ہے ۔ حکیم صاحبان کی واقفیت کے لیے اگر میں بتا دوں کہ اشٹ ورگ مندرجہ ذیل آٹھ چیزوں کو کہتے ہیں تو بہتر ہوگا ۔

(۱) میدا (۲) مہامیدا (۳) کاکولی (۴) کشیر کاکولی (۵) ردھی (۶) وردھی (۷) جیوک اور (۸) رشبھک اور ان دو اجزاء کی شمولیت ہر لحاظ سے بہتر ہی ہے ۔ اس لیے ان کو شامل کر لینا بہتر ہی ہے بلکہ اب تو اکثر وئید بالکل کمل اشٹ ورگ ڈالنے کے حق میں ہیں ۔ یعنی کہ وہ اشٹ ورگ کا آٹھواں اجزاء "وردھی" بھی شامل کرتے ہیں ۔ شارنگدھر میں عصارہ آملہ کو صرف ۲۸ تولہ گھی میں بریان کرنے کو لکھا ہے جو کہ بالکل ناموزوں ہے ۔ اس قدر قلیل گھی میں عصارہ آملہ کا بھوننا بہت مشکل ہے ۔ بلکہ اکثر گھی کی کمی سے عصارہ آملہ جل جاتا ہے ۔ کہ جس سے اس کی تاثیر میں بہت کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ علاوہ ازیں چکناہٹ ہو؟ ہے کے کم ہونے سے اولیہ جلد بگڑ جاتا ہے ۔ دراصل ان میں گھی وغیرہ ڈالنے کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ اولیہ میں سے پانی وغیرہ کی نمی جاتی رہے اور اس کی بجائے دوا کے ہر ایک جزو میں گھی وغیرہ کی چکناہٹ جذب ہو جائے ۔ جس سے دوا جلد بگڑنے نہیں پاتی ۔ کیونکہ جو دوا جتنی گھی وغیرہ سے جس قدر زیادہ محفوظ ہوتی ہے وہ اسی قدر زائد عرصہ تک بگڑنے سے بچی رہتی ہے ۔ اس لیے ہمیشہ چرک کے تحریر کردہ وزن کے مطابق گھی اور تیل شامل کرنا چاہیئے ۔ کئی وئید کاک ناسا کی بجائے کاک سنگھا ڈالتے ہیں کیونکہ دق کے لیے یہ بہت مفید جڑی ہے

میں مختلف وزن کے آنولے دستیاب ہوتے ہیں ۔ کوئی آنولے فی سیر پندرہ سولہ عدد ہوتے ہیں یا ایک آدھ کم وبیش اور کوئی آنولے فی سیر ۸۰ عدد ہوتے ہیں ۔ تو کوئی چالیس عدد اور کوئی ۱۶۰ عدد یا کم وبیش تو ان حالات میں ایک مبتدی کے لیے خاص طور پر نہایت مشکل در پیش ہوتی ہے کہ وہ کون سے آملے کام میں لائے ۔

مبتدیوں کا تو کیا کہنا مشہور تجربہ کار وئیدوں میں بھی اس پر اختلاف رائے ہے ۔ چنانچہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ کئی آیورویدک دواخانوں میں پانصد آنولے ۱۲/۱ ۱۲ سیر وزن کے شمار کیے جاتے ہیں ۔ تو کئی دواخانوں میں ۱/۲ ۶ سیر اور کسی میں ۳ سیر تمام دواخانے چیون پراش کو ایک ہی نسخہ کے مطابق اصل اجزا سے تیار کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن پھر بھی ہر ایک کے تیار شدہ مرکب کا ذائقہ الگ الگ ہوتا ہے ۔ دراصل آنولوں کے وزن میں اس قدر کمی وبیشی ہونے سے یہ فرق ہونا لازم ہے ۔ اس لیے آنولوں کا صحیح وزن معلوم کرنا ضروری ہے اس لیے مندرجہ ذیل سطور کو بغور پڑھیے ۔

(۱) آیورویدک کتب میں اس طرح کے کئی دیگر نسخہ جات درج ہیں کہ جن میں جزو اعظم کی مقدار کی بجائے ان کی تعداد لکھی گئی ہے ۔ مثلاً ہرتکی اولیہ میں یک صد ہرڑ اور بھلاتک گڑ میں دو ہزار بھلانوے لینے کو لکھا ہے ۔

ظاہر ہے کہ اس تحریر سے مصنف کا مدعا یہ ہے کہ اس کو جس قدر وزن کی چیز کی ضرورت تھی ۔ اس نے اسے مقدار میں ظاہر کر دیا ہے ۔ اکثر ایسی ہر ایک چیز کا اوسط وزن کئی گرنتھوں میں مقرر کیا ہوا ہے ۔

ایک ہرڑ کا وزن اوسطاً دو تولے مقرر ہے ۔ ظاہر ہے ہرتکی اولیہ میں یک صد ہرڑ کا اوسط وزن دو صد تولہ ہرڑ کا ہے ۔

اسی طرح چیون پراش اولیہ میں بھی پانچ صد آنولوں کا لینا چاہیئے اور ہر ایک آنولہ کا اوسط وزن ۸ ماشہ مقرر کیا گیا ہے ۔ اس لیے اسی حساب سے پانصد آنولوں کا وزن ۳ سیر دو چھٹانک ہوا اس لیے آملوں کو بجائے پانصد شمار کرنے کے ہمیشہ اس کا وزن یعنی تین سیر دو چھٹانک لینا چاہیئے ۔ (حاشیہ بر صفحہ ۱۰۳)

(ب) یہ نسخہ مہرشی چرک کا تجویز کردہ ہے جنہوں نے اپنے ایام زندگی پہاڑوں پر بسر کیے ہیں۔ اس لیے ان کے تجویز کردہ نسخہ میں پہاڑی آملوں ہی کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے (نہ کہ بریلی اور بنارس کے پیوندی آملوں کی طرف) اور پہاڑی آملہ کا اوسط وزن ۶ ماشہ ہی ہوتا ہے۔ لہذا ۵۰۰ آملوں کا وزن تین سیر دو چھٹانک لینا ٹھیک ہے۔

ہمارا اور ہمارے کئی کرم فرماؤں کا وسیع تجربہ ہے۔ کہ اگر پانصد آملوں کا وزن ۲⅛ سیر شمار کر کے مندرجہ بالا طریق کے مطابق چیون پراش اولیہ تیار کیا جائے تو یہ اولیہ نہایت خوش ذائقہ تیار ہوتا ہے۔ لیکن اگر آملوں کو ۱۲½ سیر یا ۶¼ سیر شمار کر کے مندرجہ بالا طریق کا اولیہ تیار کیا جائے تو وہ ترش ذائقہ تیار ہوتا ہے۔ اور اس بات کو زیادہ تفصیل سے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کہ ترشی اور زیادہ کسیلاپن دق اور کھانسی کی حالت میں فائدہ کی بجائے الٹا نقصان کرتا ہے۔ اس لیے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ۱۲½ سیر یا ۶¼ سیر آملوں والا چیون پراش اولیہ دق کے مریضوں کو بھلا کیسے استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ ایسے ترش چیون پراش کو کھانے سے دق وغیرہ کے مریضوں کی حالت بگڑ جاتی ہے۔ حالانکہ ٹھیک تیار کیا ہوا چیون پراش دق وغیرہ کے مریضوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لیے ہمیشہ پانچ صد آملوں کا وزن ۲⅛ سیر ہی شمار کرنا چاہیے۔

جو حضرات ۲ سیر سے زائد مقدار میں آملوں کو شامل کرتے ہیں۔ وہ چیون پراش کے ترش تیار ہونے کو خود تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ اس ترشی کو زائل کرنے کی خاطر ہی وہ کھانڈ کی

(حاشیہ صفحہ سابقہ) سلہ آیورویدک مخزن المفردات میں ایک ایک چیز کے کئی کئی نام مقرر ہیں۔ اگرچہ فی زمانہ ہر ایک دوا کا اکثر ایک ہی نام تجویز کرنے کا دستور ہے۔ لیکن یہ پرانا طریقہ بھی کئی لحاظ سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور ایک جڑی کے مختلف ناموں سے اس جڑی کے متعلق کئی باتوں کی واقفیت بہم ہو جاتی ہے۔ یعنی کہ کسی نام سے اس کی شکل ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو کسی نام سے اس کی خاص تاثیر معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی نام سے اس کی بابت کوئی دیگر اہم واقفیت۔

مثلاً آملہ کو سنسکرت میں کول پھل کہتے ہیں۔ "کول" ۶ ماشہ کا ہوتا ہے۔ یعنی کہ کول پھل وہ پھل ہوا جس کا وزن اکثر ۶ ماشہ ہو۔

آملہ کا وزن معلوم کرنے کے لیے صرف یہی ایک بات کافی ہے۔

مقدار بڑھا دیتے ہیں ۔ یعنی جو وئید ۵۰۰ آملوں کو ۱۲½ سیر شمار کرتے ہیں وہ بجائے ۱۲½ سیر کے ۱۰ سیر کھانڈ ڈالتے ہیں ۔ اور جو آملوں کا وزن ۶¼ سیر شمار کرتے ہیں وہ ۵ سیر کھانڈ شامل کرتے ہیں ۔ کھانڈ کی مقدار بڑھا کر تیار کیا ہوا چیون پراش اولیہ ترش نہیں ہونے پاتا بلکہ خوش ذائقہ ہو جاتا ہے ۔ اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے ہر مریض اسے بخوبی استعمال کر لیتا ہے ۔ اور کسی کو نقصان پہنچنے کا بھی فکر دامنگیر نہیں رہتا ہے ۔

سوا چھ سیر یا ساڑھے بارہ سیر آملہ لینے کا طریقہ بالکل غیر مناسب ہے ۔ جب کہ مصنف کی غرض تین سیر تازہ آملہ کے لینے کی ہے تو کیوں خواہ مخواہ آملوں کا وزن بڑھایا جائے اور پھر اس سے پیدا ہونے والے نقص کو چھپانے کی خاطر کھانڈ کی مقدار بڑھائی جائے ۔

اور اگر مصنف کا مدعا پانچ صد آملوں ۱۲½ سیر یا ۶¼ سیر وزن کا تھا تو وہ کھانڈ کی مقدار کیوں کم لکھتا ۔ قدیم زمانہ کے رشیوں کو یہ وزنی نکتہ کیوں نہ سوجھا ؟ انہوں نے کیوں آملوں کی ترشی کو زائل کرنے کی کوشش کی کہ جس سے یہ رسائن زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتی ؟ اور کیا قدیم رشیوں کے تجربات پر بدنما دھبہ نہیں ہے ؟ آملوں اور کھانڈ کا وزن بڑھانے والوں کے پاس ان امور کا کیا جواب ہے ۔ اور کیا وہ ان امور پر روشنی ڈالنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے ۔

مندرجہ بالا سطور میں یہ بخوبی واضح کیا جا چکا ہے کہ جو وئید آملوں کا وزن بڑھاتے ہیں وہ کس طرح سے کھانڈ کی مقدار بڑھا کر ترشی کو زائل کرتے ہیں ۔ اب کئی وئید اپنے دواخانوں میں چیون پراش اولیہ تیار کرتے وقت پانچ صد آملوں کا وزن ۶¼ سیر شمار کرتے ہیں کھانڈ کا وزن بھی نہیں بڑھاتے لیکن پھر بھی ان کا تیار کیا ہوا چیون پراش اولیہ ترش نہیں ہوتا ۔ وہ دراصل آملوں کی ترشی کو ایک طریقہ سے زائل کر دیتے ہیں ۔ جس سے یہ اولیہ شیریں تیار ہوتا ہے ۔ لیکن نہ معلوم کہ وہ اصل وزن کی بہ نسبت زیادہ مقدار میں آملوں کے ڈالنے میں کیا بہتری سمجھتے ہیں ۔ اور خواہ مخواہ اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے دیگر طریقوں کی آڑ لیتے ہیں ۔ ان کی وہ ترکیب جس سے وہ آملوں کی ترشی دور کرتے ہیں ۔ یہ ہے ملاحظہ فرمائیں ۔

مطلوبہ آملوں کو ایک لکڑی کے برتن میں ڈال کر اس میں اس قدر پانی بھر دیں کہ آملے بخوبی ڈوب جائیں ۔ ۲۴ گھنٹہ کے بعد اس پانی کو نکال دیں ۔ اور اس کی بجائے پھر تازہ

پانی چھوڑ دیں اس طرح ہر روز پانی تبدیل کرتے رہیں ۔ ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ کے بعد آملوں کی ترشی و کسیلا پن جاتا رہتا ہے ۔ جس کی صرف یہ وجہ ہوتی ہے ۔ کہ جن چیزوں کی بدولت آملوں میں ترشی و کسیلا پن ہوتا ہے وہ چیزیں یعنی (ٹینک ایسڈ) اور گیلک ایسڈ) آہستہ آہستہ پانی میں گھلتے رہتے ہیں ۔ جو کہ پانی کے تبدیل کرنے سے ضائع ہو جاتے ہیں ۔ جس سے آملوں کی ترشی اور کسیلا پن دور ہو جاتے ہیں ۔ اور انہی آملوں کو تھیلی میں باندھ کر جوشاندہ والی ادویات کے ہمراہ پکایا جاتا ہے ۔ جس سے خوش ذائقہ چیون پراش تیار ہوتا ہے ۔ لیکن اس قسم کا جھنجٹ فضول ہے صحیح وزن میں آملے ڈالنے پر اس جھنجٹ کی ضرورت نہ رہے گی ۔

یہ واضح رہے کہ چیون پراش اولیہ ہمیشہ تازہ آملوں سے ہی تیار کرنا چاہیے لیکن اگر کسی وجہ سے خشک آملوں سے تیار کرنے کی ضرورت درپیش ہو جائے تو ۲/۱ سیر خشک آملے اس مدعا کے لیے لینے چاہئیں لیکن یہ کوئی مناسب و واجب طریقہ نہیں ہے ۔

(۲) اصل نسخہ میں اشٹ ورگ کی آٹھ چیزوں میں سے پانچ کے ڈالنے کا ذکر آیا ہے ۔ لیکن عموماً مکمل اشٹ ورگ کے ڈالنے کا بھی دستور ہے ۔ لیکن فی زمانہ اشٹ ورگ بالکل دستیاب نہیں ہوتا ۔ کیونکہ یہ تمام نایاب جڑیاں ہیں ۔ یہی نہیں کہ اس ہی وقت یہ ادویات دستیاب نہیں ہوتیں بلکہ کافی عرصہ سے یہی دقت درپیش آ رہی ہے ۔ چنانچہ بھاؤ پرکاش کے مصنف شری بھاؤ مشر جی نے بھی ان ادویات کو نایاب لکھا ہے تاکہ جن نسخہ جات میں ان کے ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ کسی حد تک مفید ثابت ہو سکیں ان کی پرتی ندھی چیزیں (بدل کی ادویات) مقرر کر دی ہیں جو کہ تعداد میں چار ہیں ۔ اور اب عموماً اشٹ ورگ کے بجائے یہی چار ادویات استعمال میں لائی جاتی ہیں ۔ چنانچہ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے چیون پراش اولیہ میں بھی اشٹ ورگ کے بدل کی ادویات ڈالی جاتی ہیں ۔ وہ ادویات اس طرح سے ہیں ۔

اشٹ ورگ کی ادویات	پرتی ندھی (بدل) چیزیں
میدا —— مہامیدا	ستاور
جیوک —— رشبھک	بداری قند
کاکولی —— کشیر کاکولی	اسگندھ

سدھی ـــــــــــ ورد ہی ـــــــ بادامی قند

نوٹ :۔ اب کئی اشتہاری وئید یہ مشتہر کرنے لگ گئے ہیں کہ انہوں نے اشٹ ورگ بحاصل کر لیا ہے ۔ حالانکہ وہ کئی مشکوک چیزوں کو خواہ مخواہ اشٹ ورگ کے نام سے مشہور کر رہے ہیں جو کہ طب کے اصول کے سراسر خلاف ہے اس لیے ایسے اشتہاری وئیدوں کے دام تزویر سے ہر وقت بچ کر رہنا چاہیئے اور ہمیشہ جس جگہ اشٹ ورگ ڈالنا ہو وہاں اس کی پرتی ندھی چیزیں ڈال لینی چاہیئں مشکوک چیزوں کے ڈالنے کی بجائے کچھ نہ ڈالنا زیادہ بہتر و موزوں ہے ۔

بھاؤ مشر کی پرتی ندھی چیزوں کے متعلق آزاد رائے :

بھاؤ مشر جی نے اشٹ ورگ کی جو پرتی ندھی چیزیں مقرر کی ہیں وہ پیشتر ازیں ظاہر کی جا چکی ہیں ۔ ان کے متعلق فی زمانہ کئی وئید متفق نہیں ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ اشٹ ورگ کی آٹھ ادویات ہیں ۔ اس لیے ان کے بدل کی ادویات بھی آٹھ ہی ہونی چاہئیں ۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ وہ بدل کی ادویات بھی کوئی بہت زود اثر نہیں ہیں ۔ اس اشٹ ورگ کی ادویات کی بہ نسبت بہت کم والی ہیں ۔

میری رائے میں یہ دوسرا اعتراض ٹھیک نہیں ۔ میری رائے یہ ہے کہ بھاؤ مشر جی نے بھی تو اپنی سمجھ کے مطابق ہی اشٹ ورگ کی پرتی ندھی چیزیں مقرر کی ہیں ۔ پھر اگر ان کی مقرر کردہ پرتی ندھی چیزوں کی بجائے کوئی دیگر عمدہ ادویات میسر ہو جائیں تو لکیر کے فقیر بننے کی کیا ضرورت ہے کیوں نہ ان سے زیادہ مفید ادویات سے فائدہ اٹھایا جائے یہ ضروری نہیں کہ بھاؤ مشر جی کے بعد کے دماغوں کو تالا ہی لگا ئے رکھا جائے ۔ اور ان سے آگے قدم اٹھانا گناہ عظیم سمجھا جائے انہیں خیالات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کئی وئیدوں نے اشٹ ورگ کی کئی بالکل نئی پرتی ندھی چیزیں مقرر کر دی ہیں ۔ اور اگر ان چیزوں کے اوصاف کو یونانی مخزن المفردات میں بغور ملاحظہ کیا جائے تو ایک صحیح الدماغ شخص کو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے ۔ کہ نئی تجویز کردہ پرتی ندھی چیزیں ہر لحاظ سے قدیم مقرر کردہ پرتی ندھی چیزوں کی بہ نسبت فضیلت

رکھتی ہیں ۔ اور ان پرتی ندھی چیزوں کو ڈال کر ہم نے خود کئی بار چیون پراش اولیہ تیار کیا ہے جو کہ ہر لحاظ سے عمدہ ثابت ہوا ہے ۔

اشٹ ورگ کی جدید پرتی ندھی چیزوں کو ذیل میں ملاحظہ فرمائیے

اشٹ ورگ کی ادویات	پرتی ندھی (بدل) چیزیں
میدا	چھوٹے دانے کی ثعلب مصری
مہامیدا	شقاقل مصری
جیوک	لمبے دانے کی ثعلب مصری
رشبھک	بہمن سفید
کاکولی	موصلی سیاہ
کھیر کاکولی	موصلی سفید
ردھی	چڑیا قند
وردھی	پنجہ ثعلب مصری

نوٹ :۔ چیون پراش کو تیار کرتے وقت اشٹ ورگ کی قدیم پرتی ندھی چیزوں کو دیگر چیزوں کے ساتھ ملا کر جوشاندہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ اس سے پیشتر بخوبی واضح کیا جا چکا ہے ۔ لیکن جدید پرتی ندھی چیزوں سے چیون پراش تیار کرتے وقت اس کا ہرگز جوشاندہ تیار کرنا نہیں چاہیئے ۔ کیونکہ یہ تمام کی تمام لیس دار ادویات ہیں ۔ اور اگر ان کا جوشاندہ تیار کیا جائے تو جوشاندہ اس قدر لیس دار ہو جاتا ہے کہ اسے کپڑے سے چھاننا مشکل ہو جاتا ہے ۔ اس لیے ان ادویات کو دیگر جوشاندہ کی ادویات کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے ۔ یعنی کہ ان کے بغیر ہی دیگر ادویات کا حسب طریق جوشاندہ تیار کرنا چاہیئے ۔ اور ان ادویات کا باریک سفوف ۔ طباشیر ۔ الائچی خورد وغیرہ کے سفوف کے ساتھ ملا کر ڈال دینا چاہیئے ۔ اس طریقہ سے اولیہ نہایت عمدہ تیار ہوتا ہے

(۴) برتن :۔ آملوں کا جوشاندہ بنانے اور پکانے کے وقت آہنی برتن ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ آہنی برتن میں آملوں کا کیلاپن لوہے سے لگ کر ان کو سیاہ کر دیتا ہے ۔ اس اس لیے ہمیشہ تانبے کا قلعی دار برتن استعمال میں لانا چاہیئے ۔

۴۔ معمولی اختلاف:۔ شاستر میں گھی اور تیل دونوں برابر لے کر اس میں بھوننا لکھا ہے لیکن کئی وید تیل کی بجائے گھی ہی لیتے ہیں ۔ اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اس خیال سے تیل کو نہ ملا کر کہیں دوا کھانسی وغیرہ کے لیے ضرر رساں ثابت نہ ہو۔ سراسر غلط فہمی میں مبتلا ہونا ہے کیونکہ تیل ملانے پر بھی ہم نے تجربے سے دیکھا ہے کہ کھانسی وغیرہ کو ویسے ہی فائدہ ہوتا ہے ۔ اس لیے تیل کو ملانے سے کسی قسم کا بھی خوف نہیں کھانا چاہیئے ہاں اگر تیل کی بجائے بھی گھی ڈال دیا جائے تو بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا ۔ البتہ دقیانوسی خیالات کے ویدوں کو یہ بات پسند نہ آئے گی ۔ کیونکہ ان کی رائے میں قدیم رشیوں کی رائے سے معمولی اختلاف رکھنا بھی پاپ ہے

(۵) کئی دھوکے باز آیورویدک فارمیسیوں والے آملوں وغیرہ کو ابلنے کی تکلیف نہ کر کے ایک نئی ٹھگی سے کام لے رہے ہیں ۔ یعنی کہ وہ نرم آنولہ پیس لیتے ہیں اور پھر اس میں طباشیر وغیرہ ادویات ملا کر چیون پراش اولیہ تیار کر لیتے ہیں ۔ خیال رہے کہ یہ چیون پراش اولیہ نہیں ہے بلکہ پبلک کی آنکھوں میں مٹی جھونکی گئی ہے ۔ ایسے چیون پراش کے خریدنے سے پرہیز کرنا چاہیے ۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ اوّل مریض کو ایک ایک ماشہ کے وزن سے یہ اولیہ صبح و شام شیر بزگرم سے دیں ۔ اور ہر روز ایک ایک ماشہ کی مقدار میں بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ فی خوراک ۸ ماشہ تک پہنچ جائیں یہی نہیں بلکہ طبیعت کے موافق آجائے ۔ پھر ایک تولہ فی خوراک بھی دے سکتے ہیں ۔ نیز اسے ہمیشہ کھانا کھانے سے روزانہ ۲ گھنٹہ پیشتر بلا ناغہ استعمال کرنا چاہیے دودھ کے میسر نہ ہونے پر اسے یوں بھی کھایا جا سکتا ہے ۔ یا اوپر سے دو تین گھونٹ گرم پانی کے پیے جا سکتے ہیں ۔

افعال و منافع:۔ چرک سنگھتا میں لکھا ہے ۔ کہ چیون پراش خاص طور پر کھانسی اور دمہ کو دور کرتا ہے ۔ اور حادثات سے کمزور ہوئے بوڑھے اور بچوں کے اعضاء اس سے قوی ہوتے ہیں ۔ آواز کا بیٹھ جانا ۔ امراض سینہ ۔ امراض دل وات رکت (خرابی خون) شدت پیاس امراض پیشاب اور امراض منی کو دور کرتا ہے ۔ اس کو اس قدر مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے کہ جس سے بدہضمی نہ ہو جائے ۔ اس کے استعمال سے بوڑھا چیون رشی پھر جوان ہو گیا تھا۔ اس کے استعمال سے قوت حافظہ اور جسم کی خوبصورتی بڑھتی ہے ۔ تندرستی حاصل ہوتی ہے

جسم بڑھتا ہے۔ تمام اعضاء کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ قوت جماع میں ترقی ہوتی ہے۔ ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ چہرے پر خوبصورتی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ پیٹ کی خراب ہوا کا اخراج ہوتا ہے۔ کٹی پرویش (تفصیل کے لیے چرک سنگتا ملاحظہ فرمائیں) کے طریقے سے اگر اس کو استعمال کیا جائے تو بہت ہی بوڑھا آدمی بھی بوڑھاپے کی شکل کو چھوڑ کر بالکل جوان کی شکل کو حاصل کر لیتا ہے۔

منفعتِ خاص:۔ یہ آیورویدک کی مشہور و معروف دواؤں میں سے ایک خاص دوا ہے۔ اس کے حیرت انگیز افعال و خواص سے ہر اہل فن آشنا ہے۔ چنانچہ اسی شہرت کا ڈنکا ہندوستان کے ہر فرد و بشر کے کانوں تک پہنچ چکا ہے۔

تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ سینہ اور گلے کی بیماریاں کے لیے بہترین دوا ہے۔ چنانچہ ہر قسم کی پرانی سے پرانی کھانسی کو خواہ دمہ کی ہو یا سادہ دق کی ہو یا سل کی دور کرنے کے لیے قوی الاثر اور قابل تعریف دوا ہے۔ جو بارہ مہینے ہی کھانسی میں مبتلا رہتے ہیں یا معمولی سردی لگ جانے سے کھانستے رہتے ہیں۔ وہ اسے استعمال کر کے ہمیشہ تندرست رہ سکتے ہیں۔ دیرینہ سے دیرینہ اور مایوس العلاج سے مایوس العلاج مریض اس کی بدولت صحتیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ یہ پھیپھڑوں کو طاقت دینے والی اور سوکھے ہوئے جسم کو تر و تازہ کرنے والی رسائن ہے اس لیے یہ تپ دق اور سل کے مرض کو رفع کرنے کے لیے بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ جن بوڑھوں کے پھیپھڑوں وغیرہ میں نقص آ گیا ہو یعنی کہ کھانسی کا آغاز ہو چکا ہو۔ جسم روز بروز سوکھتا جاتا ہو عمدہ اور تازہ خون پیدا نہ ہونے کے سبب چہرہ ہمیشہ مرجھایا رہتا ہو۔ اور تپ دق کے ہونے کا اندیشہ ہو۔ ایسے مریضوں کے لیے یہ نہایت معرکے کی دوا ہے۔ ایلوپیتھی کی مایہ ناز دوا کاڈلیور آئل سے بدرجہا بہتر اور پاک دوا ہے۔

جسم میں چونے (CALCIUM) کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ تو اس کمی کو یہ رسائن بہت جلد پورا کر دیتی ہے۔ چنانچہ کمزور و ناتوان بچے کہ جنہیں سوکھے کا مرض ہو یا جو آئے دن بیمار رہتے ہوں اس کا استعمال کرایا جائے تو ان کی ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے اور ایسے بچے جلد ہی اس کی بدولت عمدہ صحت حاصل کر لیتے ہیں۔

برہمی بوٹی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ 110002

دل و دماغ کو طاقت دینے کے لیے بھی نہایت قوی دوا ہے چنانچہ دل دھڑکنے کی شکایت کے لیے ہمارے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور کئی ایسے مریض جو کئی اکسیر ادویات کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکے تھے۔ اس کی بدولت بالکل صحتیاب ہو گئے ہیں اگر اس مدعا کے لیے چاندی کے ورق بھی ہمراہ دیئے جائیں۔ تو نہایت موزوں ہے۔ سر چکرانے کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

جریان، سرعت، رقت منی وغیرہ کو دور کرنے کے لیے بھی بہت مفید رسائن ہے۔ اب اکثر مشہور آیورویدک فارمیسیوں کی طرف سے چیون پراش اولیہ کے اندر کئی دیگر ادویات ملا کر اسے مختلف ناموں سے فروخت کیا جا رہا ہے۔ ایسا مرکب امراض منی کے لیے خاص طور پر مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس غرض کے لیے ہم ایک مجرب نسخہ تحریر کیے دیتے ہیں تاکہ یہ کتاب ہر پہلو سے مکمل ہو جائے اور اس میں کسی قسم کی بھی کوئی خامی نہ رہنے پائے۔ در اصل ایسے پوشیدہ رازوں کو ظاہر کرنے کے لیے ہی ہم نے قلم اٹھایا ہے۔ وہ بے نظیر مرکب ہدیۂ ناظرین ہے۔

چیون پراش اولیہ ۲۴ تولہ۔ کشتہ مرجان ۶ ماشہ۔ چندرادوے ۱ ماشہ۔ کشتہ ابرک سیاہ ۳ ماشہ۔ کستوری نیپالی ۱ ماشہ۔ کشتہ مرگانگ یعنی سورن بنگ تین ماشہ۔ ان تمام اشیاء کو یک جان کر کے سنبھال رکھیں۔

بقدر تین ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گرم دودھ کے دیں۔

دراصل یہی وہ مرکب ہے کہ جو مختلف ناموں سے اشتہاری دوائید فروخت کر رہے ہیں اور جس کے لیے آئے دن نئی نئی لچھے دار عبارتیں تجویز کی جاتی ہیں۔

برہمڈنڈی

(ویدیہ راج راج چند صاحب شرما)

سنسکرت نام:۔ برہم ڈنڈی۔ عام زبان میں:۔ برہم ڈنڈی۔

غلط فہمی کا ازالہ:۔ بہت سے لوگ اس کو غلطی سے اونٹ کٹارا بھی کہتے ہیں۔ لیکن اونٹ کٹارا میں اور اس میں مشابہت اور اوصاف کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہے اس لیے اس بوٹی کا اونٹ کٹارا سے ہرگز مغالطہ نہیں کھانا چاہیے۔

شکل و مقام پیدائش:۔ یہ بوٹی ہمارے ملک میں کم و بیش سب جگہ پائی جاتی ہے۔ اس کا پودا ایک فٹ سے ڈیڑھ دو فٹ تک اونچا بڑھ جاتا ہے۔ پتے کٹوراں رنگ نہایت سبز۔ پھول آسمانی اور ہر حصہ میں نہایت تیز کانٹے ہوتے ہیں ذائقہ نہایت تلخ اگر اس کا ذرا سا پتہ زبان پر رکھ لیں تو شکم تک کڑوا ہو جاتا ہے۔

مزاج:۔ گرم خشک

موسم پیدائش:۔ شروع جنوری سے آخر جون تک رہتی ہے۔ اس کے بعد نیست و نابود ہو جاتی ہے۔

حصص مستعملہ:۔ پنچانگ، برگ، گل، بیخ، شاخ، ثمر۔

افعال و خواص:۔ دافع بخار ہر قسم، ملیریائی بخاروں کے لیے اکسیر الاثر، تلخ مقوی معدہ۔ محرک کبد، مدر صفرا۔ عورتوں میں مدر حیض۔ خفیف مسہل، پیٹ کے کیڑوں کو مارنے والی۔

طریق استعمال و مقدار خوراک:۔ بطور سفوف ایک رتی سے دو ماشہ تک۔

طریق استعمال جوشاندہ یا خیساندہ:۔ ایک چھٹانک کھولتے ہوئے پانی میں چھ ماشہ سفوف برہم ڈنڈی ڈال کر پندرہ منٹ تک ڈھانپ کر رکھ دیں۔ بعد ازاں چھان کر پی لیں۔ یہ جوشاندہ موسم سرما میں ہر قسم کے بخار کو دور کرنے میں نہایت ہی مفید ہے۔ موسم

گرمایں بطور غیسا ندہ سرد پانی میں ایک گھنٹہ تک بھگو کر چھان کر پی لیں۔

موقع استعمال بوٹی بوھم ڈنڈی۔ اس بوٹی کو ہم عرصہ سے تپ لرزہ پر استعمال کرتے رہے ہیں۔ تپ لرزہ کے واسطے یہ اکسیر الاثر، حیرت انگیز اور لاثانی دوا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ کونین سے بڑھ کر ملیریا (تپ لرزہ) کی اور کوئی دوا نہیں ہے۔ لیکن ہم آپ کو بتلائے دیتے ہیں۔ کہ آپ اس بوٹی کو بھی ایک مرتبہ ضرور استعمال کر دیکھیں پھر آپ پر سب حقیقت عیاں ہو جائے گی۔ کہ جہاں کونین کے استعمال کرتے رہنے پر بھی ملیریا کا بار بار حملہ ہوتا رہتا ہے۔ وہاں اس سے دور ہوا بخار پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا۔ اس کے صرف دو تین روز کے استعمال سے بخار مع اپنے ماتحتوں کے جڑ سے نیست و نابود ہو کر دائمی صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے اندر سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کونین کی طرح یہ گرم خشک نہیں ہے۔ اگر مقدار سے زیادہ بھی کھالی جائے۔ تو کچھ نقصان کا اندیشہ نہیں ہے اس کے ہمراہ کونین کی طرح بجز ایک دو گھونٹ پانی کے ساتھ دودھ کی بھی خاص ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ مفت میں ملنے والی ہر ایک قسم کے بخاروں کی تکمی دوا ہے۔ کونین کی طرح اس قدر گراں نہیں ہے کہ ادنیٰ طبقہ کے لوگ اس کے استعمال سے محروم ہی رہ جائیں۔

یہ سب جگہ بآسانی دستیاب ہو سکتی ہے۔ غریب و امیر سب یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلا قیمت، بالکل بے خطر، سہل الحصول، بے ضرر، سچی صحت بخش۔ لوگوں کی دلجوئی کرنے والی، فضول اخراجات سے بچانے والی ہر ایک قسم کے بخاروں سے نجات دلانے والی اگر کوئی دوا ہے۔ تو وہ بوھم ڈنڈی ہے

ہم آپ کو اتنی بات اور بھی بتلا دینا چاہتے ہیں کہ جہاں ہر سال ہزاروں روپیہ بدیشی لوگوں کی فضول بھینٹ ہوتا رہتا ہے۔ وہاں آپ اپنے دیش کی پیدا شدہ ایک بوٹی کو مقبول عام کر کے لاکھوں غریبوں کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہوئے دعا و ثواب حاصل کریں گے۔ ہم اپنے نبی برادران سے پر زور گذارش کرتے ہیں کہ اس بوٹی کو ضرور آزمائیں۔ اور پورا فائدہ اٹھائیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؛

طریق استعمال:۔ حسب منشا بوٹی لے کر سایہ میں خشک کر لیجئے۔ جوان آدمی کے

لیے دو ماشہ سفوف ہمراہ آب تازہ بخار چڑھنے سے چھ گھنٹہ قبل ایک خوراک دیجئے ۔ لیکن دوا دینے سے پیشتر مریض تپ لرزہ کو ایک معمولی سا جلاب دے کر پیٹ صاف ضرور کر لینا چاہیئے ۔ بعد کو دوا دینے سے تین ہی خوراک سے بخار نہیں آئے گا ۔ اگر بخار ہو بھی جائے تو بہت خفیف ہوگا ۔ پھر دوسرے روز پہلے دن کی طرح دوا دینی چاہیے ۔ ان شاء اللہ بخار ہرگز نہ ہوگا۔ اسی طرح تین یا چار روز دوا دیتے رہنا چاہیے ۔ جو لوگ سفوف سے نفرت کریں ۔ ان کو موسم کے لحاظ سے جوشاندہ یا خیساندہ دے سکتے ہیں ۔ بچوں کے لیے جوشاندہ ہی مناسب ترکیب ہے ۔ جو بخار کبھی نہ اترتا ہو ایسے مریض کو دن میں تین مرتبہ سفوف ہمراہ آب تازہ یا جوشاندہ یا خیساندہ دینا چاہیے ۔ یہ دوا بالکل بے خطر ہے ۔ ترکیب مذکورہ سے حاملہ عورتوں کو بھی بلا اندیشہ دے سکتے ہیں ۔

اورام جسم :

ورم جسم خواہ کسی قسم سے ہو اس دوا کو دینے سے ورم دوسرے تیسرے روز بالکل دور ہو جاتا ہے اگر مریض کو بخار کے ہمراہ کھانسی بھی ہو تو دوا شہد کے ساتھ دینی چاہیئے ۔

مدرِ حیض :

جن عورتوں کو کسی وجہ سے حیض بند ہو کر طرح طرح کے فساد پیدا ہو چکے ہوں ۔ ان کے لیے تین ماشہ سفوف ہمراہ آب گرم دونوں وقت ایک ہفتہ کھانے سے حیض کھل کر ہو جاتا ہے اور تمام تکالیف سے عورت بری ہو کر قابل اولاد بن جاتی ہے یہ بھی ہمارا بہت دفعہ کا تجربہ ہے

کرمِ شکم :

یہ دوا پیٹ کے ہر قسم کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے ۔ اور آنتوں کے درد یا حرکت کو تیز کر کے ریاح ثقیلہ کو خارج کرتی ہے اور اجابت صاف لاتی ہے ۔ اس لیے ملین بھی ہے

محرک کبد و دافع یرقان:

جگر کا فعل خراب ہونے سے جب جگر اپنا کام کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ اور مرارہ کی نالی بند ہو کر خون کے اندر مل کر یرقان ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ بوٹی استعمال کرنے سے ورم جگر دور ہو کر جگر کا فعل درست ہونے سے ہاضمہ ٹھیک ہو جاتا ہے اور یرقان رفع ہو کر عامہ صحت بحال ہو جاتی ہے۔ اور دوران خون تیز ہو کر جسمانی طاقت بڑھتی اور صفرا براہ راست کھائی ہوئی غذا میں شامل ہو کر خارج ہونے لگتا اور قبض دور ہو کر اجابت روزانہ صاف ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح یہ بوٹی جگر کو تحریک دیتی ہے۔ جس سے یرقان وغیرہ عوارضات بہت جلد دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

حمیّات صفراوی:

صفراوی بخاروں کے لیے تو اس سے بڑھ کر اور دوسری دوا ہمارے تجربہ میں نہیں آئی ایسے بخاروں کے لیے یہ خصوصیت سے مفید ہے۔ مثلاً تپ لرزہ، روزانہ، تجاری بخار، چوتھیا بخار، لازمی بخار وغیرہ۔ لازمی بخار ایک قسم کا شدید ملیریائی بخار ہے۔ جو پانچ روز سے چودہ روز تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ اور کسی وقت بالکل اترتا نہیں۔ البتہ صبح کے وقت یا کبھی شام کے وقت خفیف یعنی ہلکا ہو جاتا ہے۔ بخار کی اس کمی کے وقت کو اصطلاح میں زمانۂ خفت اور زیادتی کے وقت کو زمانۂ شدت کہتے ہیں۔ اس قسم کے شدید بخار میں زمانۂ خفت بہت ہی کم ہوتا ہے۔ نیز اس بخار میں سردی کا درجہ بہت خفیف ہوتا ہے۔ اور گرمی کا درجہ بہت شدید ہوتا ہے۔ نیز پسینہ کا درجہ بہت کم اور بعض اوقات بالکل نہیں ہوتا۔ یہ ایک قسم کا ملیریائی بخار ہے۔ یہ بخار اور روزانہ بخار ایک ہی قسم کے کرم ملیریا سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے تمام بخاروں کے لیے برہم ڈنڈی اکسیر ہے۔

اسی طرح کے اور بھی کئی اقسام کے خطرناک بخار ہیں۔ مثلاً پیلے ٹنک جور یعنی حمّٰی صفراویہ اس تپ صفراوی یا محرقہ بخار میں تپ کا زور بہت ہوتا ہے۔ بلکہ زیادہ تر جگر اور تلی پر زور زیادہ

ہوتا ہے۔ چنانچہ جگر متورم ہو جاتا ہے۔ سبز، زرد اور سیاہ رنگ کے قے و دست آتے ہیں۔ پیٹ میں درد اور اینٹھن ہوتی ہے۔ یرقان ہو جاتا ہے۔ زبان خشک اور شدت کی پیاس ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور بخار تیز ہوتا ہے۔ اس بخار کے لیے بھی برہم ڈنڈی بے نظیر ہوتی ہے۔

رکت جور۔ اس بخار کو عربی میں حمیٰ نزیفی کہتے ہیں۔ اس قسم کے بخار میں مریض کے ناک، منہ یا مقعد یا اعضائے تناسل وغیرہ سے جریان خون ہوتا ہے۔ ایسا بخار شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

سوید جور یعنی حمیٰ عرقیہ۔ اس قسم کے بخار میں پسینہ اس کثرت سے آتا ہے کہ تمام کپڑے اور بستر تر بتر ہو کر پسینہ چارپائی سے نیچے بہہ نکلتا ہے۔ اور اس حالت میں مریض نہایت کمزور ہو کر جسم سرد ہو جاتا ہے۔ اور مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے بھی برہم ڈنڈی لاجواب دوا ہے۔

سنگیاس جور جس کو طب میں حمیٰ غشیہ یا تپ بے ہوشی کہتے ہیں اس قسم کے اور بھی کئی طرح کے بخار ہیں۔ جن کا بیان کرنے کی یہاں پر گنجائش نہیں ہے۔ یوں تو آیوروید میں چھبیس قسم بلکہ اس سے بھی زیادہ بخاروں کا بیان کیا ہے۔ اور طب اور انگریزی میں بھی بہت اقسام کے بخاروں کا ذکر ہے۔ لیکن برہم ڈنڈی بوٹی ہر قسم کے بخاروں کو دور کرنے کی پوری طاقت رکھتی ہے۔ اور تپ لرزہ (ملیریا) کے لیے تو یہ سچ مچ کا برہم ڈنڈ (رضائے الٰہی) ہے آپ دیکھیں گے جو بخار بار بار دورہ کرتا ہے۔ اور کونین وغیرہ اینٹی ملیریل دوا کھاتے رہنے پر بھی باز نہیں آتا۔ اس دوا کی ذرا سی آہٹ پاتے ہی مع اپنے ماتحتوں کے ایسا بھاگتا ہے۔ کہ منہ پھر کر نہیں دیکھتا۔ ملیریا کے انسداد اور استیصال کے لیے اس سے اچھی اکسیر الاثر سستی اور اس کے مقابلہ کی دوا شاید ہی مل سکے۔ ملیریا سے شفا کلی حاصل کرنے اور اس موذی مرض سے پیچھا چھڑانے کے لیے ہر مطب میں کیا ہر گھر میں اس کا رہنا ضروری ہے اس کی مزید قدر کرنی چاہیئے

جن لوگوں کو کونین پر بڑا ناز ہے اور جو بغلیں بجاتے ہوئے کہتے ہیں کہ کونین کے مقابلہ کی ملیریا

کے بے اور دوسری دوا ایجاد ہی نہیں ہوتی ۔ وہ صاحب اس دوا کو بھی استعمال کرکے دیکھیں تو آنکھیں کھل جائیں گی ۔ اور اپنے منہ سے ضرور کہہ اٹھیں گے کہ واقعی یہ بوٹی اپنے مزاج اور اوصاف میں ضرور ہی کوزمین کی دادی ہے ۔ اس دوا کو معمولی عقل کا آدمی بھی استعمال کرکے بیماروں پر کامیاب ہو سکتا ہے ۔ اس کے علاوہ نہ کہیں سے خریدنی پڑتی ہے ۔ اور نہ بنانے میں دقت ہے ۔ نہ استعمال کرنے میں بڑی ترکیب کی ضرورت ہے ۔ یاد رکھنے کی بات ہے ۔ کہ آیوروید لکھتا ہے ۔ کہ جو شخص جس دیش میں پیدا ہوا ہے ۔ اس کو اسی دیش کی جڑی اور دوائیں ہی موافق ہوتی ہیں ۔ لیکن ہم کیا دیکھتے ہیں ۔ کہ آج ہمارے ملک میں جو گھروں کے گھر مریضوں سے بھرے پڑے ہیں ۔ اس کا سبب اور کیا ہے ۔ بجز اس کے کہ سرد ملک کی دوائیں (ولائتی) گرم ممالک میں استعمال کی جارہی ہیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ننانوے فی صدی مرد وزن جریان و احتلام ، سرعت انزال ، نامردی وغیرہ بیماریوں میں گرفتار ہیں اور پھر اس پر طرہ یہ کہ حکیم ، وید اور ڈاکٹر بھی اتنے ہیں کہ جہاں کہیں سے اینٹ اٹھائیں وہیں سے ایک نہ ایک حکیم نکلتا ہے ۔ اتنے پر بھی بیماریوں کی وہ کثرت ہے کہ کچھ کہا نہیں جاتا ۔ اس کا سبب ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں ۔ بس یہ سب دیگر ملکوں کی ادویات کی ہی مہربانی ہے ۔ جو اس ملک کا زر وایمان اور صحت تینوں ہی رخصت ہو چکے ہیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے ملک کی دواؤں کی قدر کرنا سیکھیں ۔